Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ فون ۴۴۹

الفضل

ربوہ

روزنامہ

سیرۃ خاتم النبیین نمبر

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ

نمبر ۲۵	۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ⁂ ۳۰ صلح ۱۳۵۹ ہش ⁂ ۳۰ جنوری ۱۹۸۰ء	جلد ۶۹ / ۳۴

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قَصِیۡدَۃٌ فِیۡ مَدۡحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

لَہٗ فَیۡضُ خَیۡرٍ لَا تُضَاہِیۡہِ اَبۡحُرٌ

(آنحضرتؐ کا فیضان ایسا ہے کہ سمندر اس کی برابری نہیں کر سکتے)

وَلَسۡتُ بِرَبِّیۡ کَاذِبًا تَارِکَ الۡھُدٰی ⁂ وَلَسۡتُ بِرَبِّیۡ کَالَّذِیۡ ھُوَ یَھۡذُرُ

(خدا کی قسم میں جھوٹا اور حق کو ترک کرنے والا نہیں ہوں خدا کی قسم میں ان لوگوں کی طرح نہیں جو خلافِ واقعہ باتیں کرتے ہیں)

وَذٰلِکَ مِنۡ بَرَکَاتِ رُوۡحِ رَسُوۡلِنَا ⁂ نَبِیٌّ لَہٗ نُوۡرٌ مُنِیۡرٌ وَّ اَزۡھَرُ

(اور یہ سب ہمارے رسولؐ کی روح کی برکت سے ہے وہ ایسا نبی ہے جس کا نور روشن بلکہ روشن تر ہے)

رَؤُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ اٰمِرٌ مَانِعٌ مَعًا ⁂ بَشِیۡرٌ نَذِیۡرٌ فِی الۡکُرُوۡبِ مُبَشِّرٌ

(ہمارا رسولؐ مہربان ہے رحیم ہے امر و نہی کرنے والا ہے۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور دکھوں میں خوشی کی خبر دینے والا ہے)

لَہٗ دَرَجَاتٌ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ بِھَا ⁂ لَہٗ فَیۡضُ خَیۡرٍ لَا تُضَاہِیۡہِ اَبۡحُرٌ

(اُس کا وہ مرتبہ ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں اُس کا بھی کا فیضان ایسا ہے کہ سمندر اس کی برابری نہیں کر سکتے)

تَخَیَّرَہُ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ بَیۡنِ خَلۡقِہٖ ⁂ ذُکَاءٌ بِجَلۡوَتِہٖ وَبَدۡرٌ مُّنَوَّرٌ

(خدا نے اس کو تمام مخلوق میں سے پسند کر لیا ہے۔ وہ خدا کے نور سے سورج اور چودھویں کا روشن چاند ہے)

رَؤُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ کَھۡفُ اُمَمٍ جَمِیۡعِھَا ⁂ شَفِیۡعُ الۡوَرٰی سَلّٰی اِذَا مَا اُضۡجِرُوۡا

(وہ مہربان اور رحیم ہے اور ساری اُمّت کی پناہ ہے مخلوق کی شفاعت کرنے والا ہے جب کوئی تنگ دل ہوا اُس نے اسے تسلی دی)

اَلَا مَا ھَرَفۡنَا فِیۡ ثَنَاءِ رَسُوۡلِنَا

سنو! ہم نے اپنے رسولؐ کی مدح میں مبالغہ نہیں کیا

لَہٗ رُتۡبَۃٌ فِیۡہِ الۡمَدَائِحُ یُحۡصَرُ

درحقیقت اُس کا رتبہ ہی ایسا ہے کہ مدح ختم ہو جاتی ہے

(کرامات الصادقین بحوالہ درِّ ثمین عربی صفحہ ۳۵)

پبلشر: مسعود احمد ⁂ پرنٹر: سید عبدالحی ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۰ھ
۳۰ صلح سنہ ۱۳۵۹ ہش

آنحضرتؐ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق اور اس کی دو بنیادی شرائط

اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو (خیر الوریٰ، کافۃ للناس، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، صاحب لولاک، صاحب مقام محمود، صاحب معراج، صاحب قاب قوسین، صاحب خلق عظیم، جامع خیر کثیر، مبدأ فیوض و برکات اور محبوب ذات کبریا ہونے کی حیثیت سے) تمام اوّلین و آخرین، جملہ مقربین اور کل انبیاء صادقین پر دائمی فضیلتیں بخشی ہیں۔ ان بے مثال ولازوال فضیلتوں میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس نے روئے زمین پر قیامت تک رونما ہونے والے تمام بنی نوع انسان کے لئے آپؐ کے وجود باجود اور آپؐ کی حیات طیبہ کو اسوہ حسنہ یعنی نہایت ہی اعلیٰ نمونہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی ہمہ گیر فضیلت کے اس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
(الاحزاب آیت ۲۲)

ترجمہ: تمہارے لئے رسول (کے عمل و کردار) میں ایک عمدہ نمونہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ یعنی آپؐ کی ذاتِ والا صفات اور عمل و کردار کو اسوہ حسنہ قرار دینے سے اللہ تعالیٰ کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ روئے زمین کے تمام لوگ آپؐ کے اسوہ حسنہ ہونے پر ایمان لے آئیں بلکہ اس سے اس کی یہ مراد ہے کہ تمام بنی نوع انسان آپؐ کی ہر حرکت و سکون کی پیروی اور اتباع اختیار کرکے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو اصولی رنگ میں اسوہ حسنہ کے سانچے میں ڈھالیں اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق آپؐ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوکر اللہ تعالیٰ کے مقرب بنیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپؐ اسوہ حسنہ تو سب کے لئے ہیں لیکن اس اسوہ حسنہ سے صرف وہی لوگ استفادہ کرسکیں گے جن میں دو شرائط پائی جائیں گی۔ وہ شرائط کیا ہیں؟ سو اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب کی آیت ۲۲ میں ان شرائط کا بھی ساتھ ہی ذکر فرمایا۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝
(الاحزاب آیت ۲۲)

ترجمہ: تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے (جس کی انہیں پیروی کرنی چاہیئے)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۹ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اور آپؐ کی پیروی اور اتباع کو سب کے لئے ہی ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس آیہ کریمہ میں فرماتا ہے:-

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

ترجمہ:- (اے رسول!) کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کو آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت حاصل ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور اُمّی بھی ہے اور جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر۔ اور (اے لوگو!) اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

تمام بنی نوع انسان سے اسی خطاب عام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع بلا استثناء سب کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔ برخلاف اس کے سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۲ میں آپؐ کو تمام بنی نوع انسان تو درکنار مومنوں میں سے بھی صرف ان لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو تمام بنی نوع انسان کے لئے ضروری قرار دے کر آپؐ کو کل نوعِ انسانی کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اور سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۲ میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے کی توفیق صرف ان مومنوں کو ملے گی جو اللہ اور یومِ آخرت سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت دیتے ہیں کہ فی الواقعہ یومِ آخرت پر انہیں پختہ ایمان حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کی انہیں قوی امید ہے اور اسی پختہ ایمان اور قوی امید کی وجہ سے وہ دن اور رات ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے اور حضورؐ کی اتباع کے عظیم الشان فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کے لئے یہ امر ضروری اور ازبس ضروری ہے کہ ہم اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت دیں کہ یومِ آخرت اور اگلے جہان کی جوابدہی پر ہمیں پختہ ایمان ہے اور ذکرِ الٰہی ہماری روح کی غذا ہے۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح ذکرِ الٰہی کی کثرت کے بغیر ہمارا روحانی طور پر زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ جو لوگ اپنے عمل سے وَمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا کے مصداق ہونے کا اپنے عمل سے ثبوت نہ دینے والے ہوں انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہوکر اپنی زندگیوں میں عظیم روحانی انقلاب برپا کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان بالآخرت اور ذکرِ الٰہی کی کثرت پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ جہاں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ:

"ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوہ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپؐ کے نقشِ قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۲)

وہاں آپؑ نے اس کی لازمی شرط کے طور پر ایمان بالآخرت اور ذکرِ الٰہی کی کثرت پر بھی بہت زور دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

"شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہوکر اسے خسر الدنیا والآخرۃ کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہوگیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے......

(باقی ص ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت اور آئینۂ خدا نما ہیں

مقام جمع کے لحاظ سے ان کا کلام خدا کا کلام ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا

"مقام جمع قاب قوسین کا مقام ہے جس کی تفاصیل کتب تصوف میں موجود ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص اُس (یعنی خدا) کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلّی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نور، جو دنیا کو روشن کرتا ہے اور رحمت، جس نے عالم کو زوال سے بچایا ہوا ہے، آیا ہے۔ اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں۔ ان ناموں سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پکارے گئے ہیں اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات اور تصریحات سے بیان ہوا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔

چنانچہ قرآن شریف میں اس بارہ میں ایک یہ آیت بھی ہے۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا حق سے مراد اس جگہ اللہ جل شانہ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔ سو دیکھو اپنے نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر دیا۔ اور آنحضرت کا ظہور فرمانا خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اس جامعیت تامہ کی وجہ سے سورہ آل عمران جزو تیسری میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت و جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں یہ بات کہہ کر کہ خدا سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے ان پر چمکا۔ صاف جتلا دیا کہ جلالیت الٰہی کا ظہور فاران پر ہی آکر اپنے کمال کو پہنچ گیا اور آفتاب صداقت کی پوری پوری شعاعیں فاران پر ہی آکر ظہور پذیر ہوئیں۔ اور وہی توریت ہم کو یہ بتلاتی ہے کہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہے جس میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جد امجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سکونت پذیر ہوئی۔ اور یہی بات جغرافیہ کے نقشوں سے بپایہ ثبوت پہنچتی ہے۔ اور ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں سے بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں اٹھا۔ سو دیکھو حضرت موسیٰؑ سے کیسی صاف صاف شہادت دی گئی ہے۔ کہ وہ آفتاب صداقت جو فاران کے پہاڑ سے ظہور پذیر ہو گا۔ اس کی شعاعیں سب سے زیادہ تیز ہیں اور سلسلۂ ترقیات نور صداقت اسی کی ذات جامع بابرکات پر ختم ہے ....

اس تمام تقریر کا مدعا و خلاصہ یہ ہے کہ عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینۂ خدا نما ہے حضرت سید و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلّم ہے۔ جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہے۔ اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کرکے نور قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔ واللہ در القائل ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا ؛ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی

اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ؛ کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو راہنمائی کے لئے اختیار کر لیا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا و مولانا محمّد و اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ الحمد للہ الّذی ھدیٰ قلبنا لحبّہٖ و لحبّ رسولہٖ و جمیع عبادہٖ المقربین"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ۲۲۹ تا ۲۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلالت شان

اپنے آقا و مطاع سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق کی ایک جھلک

ہست او خیر الرسل خیر الانام

(آنحضرتؐ ہی خیر الرسل اور خیر الانام ہیں)

مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفٰےؐ ما را امام و مقتدا

ہم تو خدا کے فضل سے مسلمان ہیں محمد مصطفٰےؐ ہمارے امام اور پیشوا ہیں۔

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدست ما مدام

وہ رسولؐ جس کا نام محمدؐ ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

مہرِ او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے دل میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور جان کے ساتھ ہی باہر نکلے گی

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بر و شد اختتام

وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہو گئی

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

جو بھی پانی ہے ہم اسی سے لیکر پیتے ہیں جو بھی سیراب ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے۔

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

ہم ہر روشنی اور ہر کمال اسی سے حاصل کرتے ہیں محبوبِ ازلی کا وصل بغیر اس کے توسط کے ناممکن ہے

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

اس کی ہر بات کی پیروی ہماری فطرت میں ہے اور جو بھی اس سے ثابت ہو وہ ہمارا ایمان ہے

ہمچنیں عشقم بروئے مصطفٰےؐ — دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفٰےؐ

ایسا ہی عشق مجھے مصطفٰےؐ کی ذات سے ہے۔ میرا دل ایک پرندے کی طرح مصطفٰےؐ کی طرف اڑ کر جاتا ہے

محو روئے او شد است ایں روئے من — بوئے او آید ز بام و کوئے من

میرا چہرہ اس کے چہرے میں محو اور گم ہو گیا اور میرے مکان اور کوچہ سے اسی کی خوشبو آ رہی ہے۔

بسکہ من در عشقِ او ہستم نہاں

ازبسکہ میں اس کے عشق میں غائب ہوں

من ہمانم، من ہمانم، من ہماں

میں وہی ہوں، میں وہی ہوں، میں وہی ہوں

(سراج منیر)

مصطفٰےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفٰےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم
جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجعِ عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے مصداق ہیں

اور

ہر دو جہان آپؐ ہی کی وجہ سے پیدا کئے گئے ہیں

آئندہ نوع انسانی کیلئے خدا تعالیٰ کے پیار کا حصول آپؐ کی پیروی اور اتباع سے ہی وابستہ ہے

آپؐ نے جو بشارتیں اپنی امت کو دیں دوسرے تمام انبیاء کی بشارتیں وسعت اور رفعت میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں

خدا کرے کہ جو وعدے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے کئے وہ ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم ان کے وارث ہوں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۴ فتح ۱۳۵۸ھ بمطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

جو رسول بھی دنیا کی طرف مبعوث ہوا وہ نذیر اور بشیر کی حیثیت سے مبعوث ہوا۔ لیکن جو بشارتیں انہوں نے دیں وہ اپنے مقام کے لحاظ سے دیں۔ رسولوں کی رسالت میں فرق کرنا تو جائز نہیں لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ آیت ۲۸۶)

ہر رسول خدا کا پیارا اور فرستادہ ہے

لیکن ہر رسول نے اپنے ماننے والوں کو جو بشارتیں دی ہیں ان میں بڑا فرق ہے اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں تو غرض اپنے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے جو بشارتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دیں وہ اپنے مقام کے لحاظ سے تھیں اور اس قدر وسعت ہے ان بشارتوں میں اور اس قدر رفعت ہے ان بشارتوں میں کہ کوئی اور رسول اپنی بشارتوں کے لحاظ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں رکھتا ان بشارتوں کے ساتھ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنی امت کو جو بشارت دی وہ یہ تھی کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ

ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو

اپنی زندگیاں میرے اسوہ کے مطابق ڈھالو تو خدا تعالیٰ تمہیں یہ بشارت دیتا ہے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس آیت ۳)

کہ اللہ کے نزدیک ظاہر و باطن طور پر ایک کامل درجہ ایک بلند تر مقام تمہیں حاصل ہوگا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جو مقام خدا کے نزدیک ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

کہ ہر دو جہان آپؐ کی وجہ سے ہی پیدا کئے گئے جو مقام آپؐ کا خدا کے نزدیک ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ میرا پیار لینا چاہتے ہو تو میرے محمدؐ کی اتباع کرو۔

اِتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت ۳۲)

پھر تمہیں خدا کا پیار بھی مل جائے گا۔ یہ جو ظاہر و باطن طور پر کامل درجے کی بشارت ہے یہ اتنی بلند اتنی رفعتوں والی اتنی عظمتوں والی بشارت ہے اتنی وسعتوں والی بشارت ہے کہ اس نے کامل انسان تک آپؐ کے متبعین کو پہنچا دیا۔ آپؐ کے قدموں میں ماننے والوں، اسوہ پر عمل کرنے والوں کو اکٹھا کر دیا۔

اتنا بڑا انعام حاصل کرنا محض انسان کی کوشش سے ممکن نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے ہی امت کو یہ بتایا کہ اللہ پاک ہے اور پاکوں کو پسند کرتا ہے۔

پاکیزگی سے پیار کرتا ہے

ہر گند سے پاک ہو جاؤ گے تو ہر حسن سے منور ہو جاؤ گے۔ خدا کی نگاہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک ٹھہرو گے تو اپنی استعداد کے مطابق ظاہر و باطن میں ایک کامل درجہ خدا کے نزدیک تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ یہ انسان اپنی کوشش سے نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے خود ہمیں ایک راہ بتائی اور وہ راہ یہ بتائی کہ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ (البقرہ آیت ۱۵۴)

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان کا دعوےٰ کرنے والو! اللہ پر ایمان کا دعوےٰ کرنے والو۔ کہ ہم خدا اور محمد پر ایمان لائے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو بشارتیں تمہیں ملی ہیں اگر تم انہیں حاصل کرنا چاہتے ہو، وہ بلند تر مقام جو تمہارے مقدر میں ہے اس بلندی اور رفعت تک تم پہنچنا چاہتے ہو تو یاد رکھو اپنے زور سے وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ نہ اپنی کوششوں سے خدا کے پیار کو حاصل کر سکتے ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے خدا تعالےٰ کی مدد کو حاصل کرنا۔ اگر

اللہ تعالےٰ فضل کرے

اور اس کی مدد تمہارے شاملِ حال ہو، اگر اس کی نصرت تمہیں توفیق دے۔ کہ تم اس کے حضور قربانیاں پیش کر سکو، اگر اس کی رحمت اور اس کا فضل تمہاری کوششوں میں تمہارے اعمالِ صالحہ میں ایک حسن پیدا کرے۔ ایک نور پیدا کرے تب یہ ممکن ہے اور صرف اس وقت ممکن ہے۔ اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اگر اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتے ہو۔ یعنی جہاں تک تم پہنچ سکتے ہو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا امتِ مسلمہ میں، اس غرض کو اپنے زندگی کے اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہو، اس مقدر کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو خدا سے استعانت چاہو، اس کی مدد اس کی نصرت اس کا فضل اس کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیسے کوشش کرو؟ صبر کے ساتھ اور صلوٰۃ کے ساتھ۔

صبر کا تعلق انسان کی اپنی جدوجہد اس کی اپنی سعی کے ساتھ ہے۔ اپنے مجاہدہ کے ساتھ ہے جو روحانی میدانوں میں وہ بجا لاتا ہے۔

صبر کا ایک پہلو

یہ ہے کہ استقامت کے ساتھ برائیوں سے بچے، اپنے نفس کو نواہی سے بچنے پر باندھے رکھے۔ یہ ہیں صبر کے معنی ایک پہلو کے لحاظ سے۔ پوری کوشش کرے کہ کوئی ایسا عمل اس سے سرزد نہ ہو جو (خدا کے فرمان کے مطابق) خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔ اور صبر کے دوسرے معنی ہیں کہ جرأت اور شجاعت کے ساتھ

نیکیوں کی راہوں پہ گامزن

رہے۔

تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میری مدد حاصل کرو صبر کے ذریعہ سے۔ کوشش کرو کہ تم سے گناہ سرزد نہ ہو اور کوشش کرو کہ ہمیشہ نیکیاں سرزد ہوتی رہیں۔ اعمالِ صالحہ تم بجا لاتے رہو اور یہ تمہاری کوشش ہو لیکن یہ کافی نہیں اس کے لئے بنیاد بناؤ اپنے عمل کو اور صلوٰۃ کو۔ خدا سے دعائیں مانگو، خدا کو یاد رکھو، خدا کی صفات اور اس کی ذات کی معرفت حاصل کرو اور خدا تعالےٰ کی عظمتوں کو اپنے ذہن میں حاضر رکھتے ہوئے ان عظیم صفات کا واسطہ دے کر اس سے مانگو (مدد) کہ وہ "قَدَمَ صِدْقٍ" ظاہر و باطن طور پر جو ایک کامل درجہ مقرر ہے وہاں تک تمہیں پہنچا دے۔

اعمالِ صالحہ بجا لاؤ

بدیوں سے پرہیز کرو مگر اس کے نتیجہ میں نخوت پیدا نہ ہو بلکہ سمجھو اور یقین کرو کہ اپنی کوشش کوئی شے نہیں جب تک اس کے ساتھ صلوٰۃ دعا اور مقبول دعا کا جو نتیجہ ہے یعنی خدا تعالےٰ کا فضل، اس کا نزول نہ ہو اس وقت تک کچھ ہو نہیں سکتا۔ اگر اس استعانت میں مدد کے حاصل کرنے میں تم اپنی نیت کے خلوص کے نتیجہ میں، اگر تم اپنے جذبۂ ایثار اور قربانی کے نتیجہ میں، اگر تم اپنے پیار کی شدّت کے نتیجہ میں اگر تم اپنے فدائیت کے حسن کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کر سکو تو تمہارے اعمال مقبول ہو جائیں گے جو صبر کی تعلیم کی روشنی میں تم بجا لائے اور جب تمہارے اعمال مقبول ہو جائیں گے۔ تب تم اس قسم کے مومن بن جاؤ گے۔ وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا کہ جن کے متعلق بشارت دی گئی ہے

اَنَّ لَہُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ

جن کا خدا تعالےٰ کے حضور ظاہر و باطن طور پر ایک کامل درجہ ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے حضور پیار اور رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور وہ وعدے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے کئے گئے ہیں ہماری زندگیوں میں وہ پورے ہوں اور ہم بھی اس کے وارث ہوں جس طرح اور کروڑوں اس کے وارث ہوئے اور قیامت تک وارث ہوتے رہیں گے۔

محبتِ الٰہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اللہ تعالےٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بنا لے چنانچہ خود اللہ تعالےٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ ۔" (الحکم ۳ر جولائی ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظلم و ستم کا سدِّ باب!

(محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ۔ ربوہ)

ہمارے سیّد و مقتدیٰ، خیر الوریٰ، حضرت محمد مصطفےٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل، ایسے وقت میں ہوئی، جب ساری دنیا مشرق و مغرب، براعظموں اور جزائر میں رہنے والے سب لوگ حسب شہادت خداوندی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ (روم ۴۲) ہر قسم کی خرابیوں اور گناہوں میں گرفتار تھے۔ ہر طرف جہالت و ضلالت اور ظلم و تعدّی کا دَور دَورہ تھا۔ مشرقی اور مغربی منظم حکومتوں کی ابتری اور خرابیوں کا علم تاریخ کی ان کتابوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے جو موجودہ زمانہ میں پریس کی برکت سے ساری دُنیا میں شائع ہو چکی ہیں اور ہر کس و ناکس کے لئے دست یاب ہیں۔

اہل کتاب یعنی یہودیوں اور ان کے توابع عیسائیوں کے علماء کی اخلاقی اور دینی حالت کا علم قرآن شریف کی سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران سے دیکھا جا سکتا ہے۔

خدائے واحد و یگانہ کے گھر (کعبۃ) اور اس کے محافظوں اور ارد گرد بسنے والوں اہلِ مکہ مکرمہ کے اس وقت کے حالات بھی قرآن شریف اور اسلامی تاریخوں میں درج ہیں جنہیں سب مسلمان یاد رکھتے ہیں۔ اہلِ مکہ مکرمہ اور ان کے تمام معتقدین اہل جزیرہ نما عرب مشرک بن چکے تھے اور ایک خدا کی عبادت و اطاعت کی بجائے تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تابع کی بجائے آذر کے پیرو کار اور ان کے سردار بھی نمرود کے رنگ میں رنگین ہو چکے تھے نہ کسی کی عزت محفوظ تھی نہ جان و مال نہ ایمان!

ایسے وقت میں حضرت خیر الوریٰ، محمد مصطفےٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور آپ کو خدائے واحد لاشریک لہٗ کی طرف سے خلعت رسالت عطا ہوئی اور آپ کو حکم ہوا کہ

"فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ"۔
(سورۃ الحجر: ۹۴)

آپ کو جو حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے اسے اچھی طرح کھول کر بیان کریں اور ان مشرکوں سے اعراض کریں۔

اس حکم کے مطابق آپ نے پہلے

"اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ"
(الشعراء: ۲۱۵)

اور پھر

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۔ (الانعام: ۹۳)

پر عمل کیا یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں اور اہلِ مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں خدا تعالیٰ کے واحد لاشریک لہٗ ہونے اور صرف اسی کی عبادت کرنے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس دعوت کا اعلان سُنتے ہی آپ کی مخالفت شروع ہو گئی۔ پہلے آپ کو مختلف قسم کے القاب دیئے گئے۔ کسی نے کہا پاگل ہے۔ کسی نے شعبدہ باز، کسی نے شاعر، کسی نے نجومی و رمّال، کسی نے جاہ و حشمت کا طالب، کسی نے قوم کے متفقہ مذہب میں پھوٹ ڈالنے والا اور ان کے خداوندوں کی ہتک کرنے والا۔ وغیرہ

آخر اس پر بھی بس نہ ہوئی، آپ کو زبان سے گالیاں، ہاتھ سے دُکھ دیئے گئے اور قطع تعلق کرنے کا اعلان اور آپ اور آپ پر چند ایمان لانے والوں اور ساتھ دینے والوں کا بھی بائیکاٹ کر دیا گیا اور انہیں مکہ مکرمہ کی ایک وادی (شعب ابی طالب) میں محصور کر دیا گیا۔ بڑی مشکلات اور مصائب کا آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو سامنا کرنا پڑا، یہاں تک کہ آپ کے کچھ جاں نثار مرد و عورتیں بمع بچگان اپنا وطن چھوڑ کر براعظم افریقہ (حبشہ) میں پناہ لینے کے لئے چلے گئے۔ وہاں بھی ان کا پیچھا کیا گیا اور ان کو واپس لا کر مزید نشانہ ظلم و ستم کا ارادہ کیا گیا۔ آپ کے گھر کے آگے بھی آپ ہی کے عزیز ترین رشتہ دار کانٹے بکھیر دیتے تھے۔

عرب کا ایک دوسرا بڑا شہر طائف بھی مکہ مکرمہ سے چند میل دُور تھا۔ جب آپ وہاں سے ایک مرتبہ اپنے مشن کی تبلیغ کرنے کے بعد واپس آنے لگے، تو وہاں کے رؤسا نے آپ کے پیچھے اوباش غنڈے اور لونڈے لگا دیئے۔ جنہوں نے پیچھے سے روڑے اور پتھر مار مار کر آپ کو لہولہان کر دیا۔ اور آپ بڑی مشکل سے واپس اپنے شہر مکہ مکرمہ میں پہنچے۔

جب آپ کا یہ حال تھا۔ جبکہ آپ رئیس ابن رئیس ابن رئیس تھے۔ تو آپ پر جو چند غریب لوگ ایمان لائے ہوئے تھے ان کا جو حال کیا گیا ہوگا، اس کا اندازہ کر لینا کوئی مشکل نہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جانا، ماریں کھانا زبان زد خلائق ہے۔

جب یہ مظالم بھی اپنی انتہا کو پہنچ گئے اور آپ کی لڑکیوں کے رشتے بھی توڑے گئے اور آپ اور آپ کے چند غریب ایمانداروں کے صبر و ثبات و ایمان و استقلال میں کوئی جنبش نہ آئی، تو اہلِ مکہ کے سب سرداروں نے بہ اتفاقِ رائے یہ فیصلہ کر لیا کہ آپ کو **رات کے وقت قتل** کر دیا جائے اور ہر ایک قبیلہ مکہ کے با اثر لوگ اس قتل ناحق میں شامل ہوں، تا ان کے رواج کے مطابق آپ کے قریبی رشتہ دار و عزیز کسی وقت بھی آپ کے اس ناحق قتل کا بدلہ نہ لے سکیں!

جس رات یہ فیصلہ کیا گیا، اسی رات اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جانے کا حکم دے دیا اور آپ رات کے اندھیرے میں مکہ چھوڑ کر یثرب کی طرف روانہ ہو گئے جو آپ کے نور سے منور ہو کر **مدینہ منورہ** بنا اور اسی سفر میں ان ظالموں کا مقابلہ کرنے کی ان الفاظ میں:۔

"اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ"۔
(سورۃ الحج آیت ۳۹)

اجازت دے دی گئی اور نصرتِ الٰہی کا وعدہ آپ کے ساتھ کیا گیا۔

پھر ظالموں نے یہاں تک ہی بس نہ کی بلکہ آپ کو قتل کرنے اور مدینہ منورہ کو تباہ کرنے کے لئے مدینہ پر بار بار چڑھائیاں کیں جن میں شہید ہونے والوں میں سے آپ کے ایک عزیز چچا (حمزہ بن عبدالمطلبؓ) اور آپ کے بہت سے جاں نثار بوڑھے اور جوان مومن مہاجرین و انصار بھی تھے۔

ظلم کے خلاف زبردست جہاد

آخر لڑائیوں تک نوبت پہنچی اور ایک دن آپ کی فتح کا نقارہ بج گیا۔ اور وہی مکہ جس سے آپ رات کے اندھیرے میں اپنے ایک جاں نثار حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر نکلنے پر مجبور ہوئے تھے، آپ کے قبضہ میں آگیا۔

اس وقت آپ پر ظلم کرنے والے اور آپ پر قوموں کو چڑھا لانے والے دشمن اور ہر ایک عدل و انصاف کرنے والا حاکم یہ یقین رکھتا ہوگا کہ آج ان ظالموں سے ان کے ظلموں کا پورا پورا بدلہ لیا جائے گا اور مکہ مکرمہ میں خون کی نہریں چلینگی! مگر ان سب کا یہ اندازہ اور خوف **خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط ثابت کر دیا اور

"اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ"

جاؤ تم سب آزاد ہو، میں تمہیں کوئی ملامت نہیں کرتا کا اعلان فرما کر اپنا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ہونا ثابت کر دیا اور ظلم کا بدلہ عفو و احسان و رحمت سے دیا اور اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیم دی کہ ظلم و ستم کا ہر ایک دروازہ بند کر دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ!

ظلم و ستم کا سبب اور سدّ باب

ظلم و ستم تکبر اور غضب (غصہ) کا نتیجہ ہے۔ جب کوئی انسان اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے بڑا خیال کرنے لگ جاتا ہے اور دوسروں کو اپنے سے کم تر یا ہیچ سمجھتا ہے تو پہلے اس کے دل میں دوسروں کے متعلق لازمی طور پر غضب (غصہ) پیدا ہوتا ہے۔ پھر جب وہ کوئی ایسا کام یا کلام ہوتے دیکھتا ہے جو اس کی مرضی کے مطابق نہ ہو، تو وہ اپنی بات زبردستی منوانے کی کوشش کرتا ہے اور اگر اس کی بات نہ مانی جائے تو وہ دوسروں کے مال، جان اور عزت پر حملے شروع کر دیتا ہے۔ کسی کو گالیاں دیتا ہے۔ کسی کو مارتا ہے، کسی کا مال ناجائز چھین لیتا ہے، کسی کا مال و اسباب ضائع کر دیتا ہے۔ کسی سے محنت زیادہ کرواتا ہے اور اس کا معاوضہ کم دیتا ہے۔ کسی کو قید کر دیتا ہے۔ کسی سے ناجائز کام کرواتا ہے، کسی کی جان لے لیتا ہے اور من مانی کارروائیاں شروع کر دیتا ہے۔

غرضیکہ تکبر اور غیظ و غضب کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو فرعون موسیٰ کا مثیل بنا لیتا ہے اور آخر اپنے آپ کو خود ہی لوگوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تصور کر لیتا ہے اور چاہتا ہے کہ سب لوگ اسے ہی اپنا خدا سمجھیں۔ حالانکہ یہ تکبر تو پیدا ہی اسلئے ہوا کہ وہ خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ ہی اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ میرے ہر ایک کام کا محاسبہ ہوگا اور میرے ہر کام کی جزا یا سزا مجھے ملے گی اور مجھے ایک دن اپنے خالق و مالک خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔

پس ضروری ہوا کہ ان سب ظلموں کا سدباب کرنے کے لئے تکبر کی بیخ کنی کر دی جائے جو خاصۂ ابلیس ہے۔ ابلیس بھی تو اپنے تکبر ہی کی وجہ سے درگاہِ الٰہی سے راندا گیا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب (قرآن شریف) نازل کی گئی، اس میں سب سے زیادہ زور

خدا تعالےٰ کی ذات وصفات اور آخرت پر ایمان

لانے پر دیا گیا ہے، کیونکہ ہر ایک طاقت کا سرچشمہ اور مالک کون و مکان و خالق جن و انسان وہی خدا ہے اور وہی ذات پاک ہے جس نے کسی کو اعلیٰ درجہ کی طاقتیں اور قوتیں اور کسی کو ادنیٰ درجہ کی طاقتیں اور قوتیں عطا فرمائی ہیں اور سب انسانوں کو برابری کا درجہ عطا فرمایا ہے اور فرمایا ہے:۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

(سورۃ الحجرات: ۱۳)

کہ ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے، جو ہم سے سب سے زیادہ ڈرتا ہے اور ہمارے احکام پر عمل کرتا ہے اور اس نے اپنی یہ صفت بیان کی ہے:۔

وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا۔

(سورۃ الکہف آیت ۴۹)

کہ تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ پس جب ہمارا خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا تو اس کا کوئی بندہ کیونکر کسی دوسرے پر ظلم کرے گا! نیز فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ۔ (سورۃ النساء آیت ۴۰)

کہ اللہ تعالیٰ (جس کی ہم سب مخلوق ہیں) کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ نیز فرمایا:۔

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۔ (قٓ: ۲۹)

کہ میں اپنی بات کے خلاف نہیں کرتا اور میں اپنے بندوں پر ہرگز ہرگز کوئی ظلم نہیں کرتا۔ نیز فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا۔ (یونس: ۴۴)

اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔ پھر فرمایا:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔ (سورۃ الزلزال: ۷-۸)

کہ جو بھی ذرہ بھر بھی نیکی کا کام کرے۔ اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور جو ذرہ بھر بھی برائی کا کام کرے گا، اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

اور فرمایا:۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً۔

(النساء: ۱)

کہ تم سب لوگ مرد و عورت ایک ہی نفس آدم و حوا سے پیدا کئے گئے ہو اور ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سب حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔"

کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور اس طرح تکبر و انانیت اور ظلم و ستم کا خاتمہ کر دیا گیا! نیز مذہبی آزادی کا آپ کے ذریعہ عام اعلان کر دیا گیا کہ مذہب کے بارہ میں کسی پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا۔ (لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ) ہر شخص آزاد ہے کہ جو مذہب چاہے رکھے۔ اور جس طرح چاہے عبادت کرے کسی سے کوئی تعرض نہ ہوگا۔

پھر ظلم و ستم کا خاتمہ کرنے کے لئے مزید الٰہی تعلیم بھی دی جس سے ظلم و ستم اور جور و جفا کو جڑھ سے نکال کر باہر پھینک دیا گیا مثلاً آپ نے فرمایا کہ

۱۔ کسی آزاد انسان کو غلام نہیں بنایا جائیگا۔

۲۔ قاتل کو قتل کیا جائے گا ہاں اگر مقتول کے وارث دیت (خون کی قیمت) لینے پر رضامند ہوں اور اسے وصول کر لیں۔ تو اس کی جان بخشی کر دی جائے گی۔

۳۔ کسی کو زخمی کر دینے والے سے قصاص (بدلہ جو بھی قضاء فیصلہ کرے) لیا جائے گا۔

۴۔ کسی کا مال تلف کرنے والا، اس مال کی واپسی کا ذمہ دار ہوگا اور اگر وہ اکیلا یہ نہ کر سکتا ہو تو اس کا قبیلہ بھی اس کی واپسی کا ذمہ دار ہوگا۔

۵۔ دختر کشی اور نسل کشی ممنوع قرار دیدی گئی۔

۶۔ خاوند و بیوی کے تعلقات میں توازن قائم کر دیا اور بیوی کو خاوند کی ملکیت یا لونڈی یا جانور قرار نہیں دیا گیا تا وہ اس کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کرے۔

۷۔ عورتوں اور بچوں کے حقوق کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیا گیا اور ان کو والدین اور خاوندوں کی جائیداد میں وارث بھی بنایا گیا۔

۸۔ یتامیٰ (لڑکے ہوں یا لڑکیاں) کے اموال کی حفاظت اور ان کے بالغ ہونے پر ان کے اموال کی واپسی کا حکم دیا گیا۔

۹۔ حکام کو عدل و انصاف قائم کرنے کا خاص حکم دیا گیا اور اختلافات کو دور کرنے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سزا دینے سے پہلے جج (حکم) مقرر کرنے کی تاکید کی گئی۔

۱۰۔ اگر کسی ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا ہو، تو اس کے جرم سے زیادہ اس کی سزا نہ دی جائے، جیسا کہ صاف الفاظ میں فرمایا گیا ہے۔

"فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ۔"

(سورہ البقرۃ: ۱۹۴)

کہ اگر تم پر کوئی ظلم و تعدی کرے تو اس کی سزا صرف اسی قدر دی جائے جس قدر ظلم و تعدی اس نے کیا ہو۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی عدل و انصاف ہمیشہ مدنظر رہے۔ نیز فرمایا:۔

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ (سورۃ المائدۃ: ۷)

کہ اگر کوئی قوم تم سے دشمنی رکھتی ہے تو تم اس وجہ سے عدل و انصاف سے منحرف نہ ہو، تم باوجود ان کی دشمنی کے عدل و انصاف سے کام لو کہ تقویٰ کا طریق یہی ہے! اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو!۔

مزید برآں یہ بھی کہ اگر ظالموں کو معاف کر دینے سے ان کی اصلاح کا امکان ہو تو ان کو معاف کر دیا جائے اور اگر وہ قومی کام کرنے کے اہل ہوں تو ان سے کام بھی لیا جائے۔ جیسے آپ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو باوجودیکہ انہوں نے اُحد کی جنگ کے موقعہ پر مسلمانوں کو خطرناک نقصان پہنچایا تھا اور مسلمانوں کو فتح ہو جانے کے بعد انہیں وقتی طور پر شکست سے دوچار کر دیا تھا اور اس حادثہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بھی زخم لگے تھے، خون بہا تھا، سامنے کے ۲ دو دانت بھی ٹوٹ گئے تھے اور آپ بے ہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے اور لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ آپ بھی قتل ہو گئے ہیں اور کافروں نے آپ کے قتل ہو جانے کا نعرہ بھی لگا دیا تھا، سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار قرار دیا اور ان سے کام لیا اور دیگر سردارانِ قریش کو بھی خدمات کا موقعہ عطا فرمایا اور ان کے خلاف کوئی کینہ یا بغض اپنے دل میں نہیں رکھا اور یہی توبہ کر کے آنے والے اپنے اپنے وقت پر بہت سی **اسلامی فتوحات** کا موجب بنے۔

فَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

مندرجہ بالا اصولی تعلیم کے علاوہ جو ظلم و ستم کو جڑھ سے اکھاڑ کر باہر پھینک دیتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات خاصہ (ترجمہ) بھی آپ کی پاک احادیث میں سے درج کئے جاتے ہیں۔ تا ظلم کبھی دنیا میں واپس نہ آئے۔

۱۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن ظالموں کے لئے کئی اندھیرے بن جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔ پھر جب اسے پکڑتا ہے تو اسے ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپ نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی "جب تیرا خدا عذاب دینے لگتا ہے تو اسی طرح ظالم بستیوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

۳۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ حاضرین نے جواب دیا، جس کے پاس کوئی روپیہ پیسہ یا مال نہ ہو! اس پر آپ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے، جو قیامت کے دن اپنی نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور ساتھ ہی اس کا یہ کام بھی آئے گا کہ اس نے اسے گالی دی۔ اس پر الزام لگایا اور اُس کا مال کھا لیا، اور اس کا خون بہایا اور اسکو مارا پیٹا۔ تب اس شخص کو دوسرے کی نیکیاں دیدی جائیں گی۔ اور دوسرے (مظلوم) کو اس کی نیکیاں دیدی جائینگی۔ اس پر اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائینگی اور ابھی بدلہ پورا نہ ہوا ہوگا تو اُن کی برائیاں بھی اس کے ذمہ ڈال دی جائینگی، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم)

۴۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مظلوم کی بددعا سے بچو"۔

۵۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا"۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے فرمایا "صرف بدبخت ہی کے دل میں رحم نہیں ہوتا"۔ (ترمذی)۔

۷۔ عبداللہ ابن عمروؓ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ خدا رحم کریگا جو آسمان میں ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)۔

۸۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی پر ظلم نہ کرے اور نہ اسے کسی دوسرے ظالم کے سپرد کرے۔ جو شخص اپنے بھائی کے کام میں لگا ہوا ہے اور جو کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اس کی تکلیف سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا کوئی عیب ڈھانپتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا (بخاری و مسلم)

(۹) حضرت انسؓ کہتے ہیں حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ تمہارا بھائی ظالم ہو یا مظلوم۔"

اس بات کو سننے والوں میں سے ایک شخص نے کہا۔ اگر میرا بھائی مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا۔ لیکن اگر میرا بھائی ظالم ہو تو پھر میں اس کی کیسے مدد کروں۔

اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم اسے ظلم سے منع کر دو یا فرمایا اسے ظلم کرنے سے روک دو"۔ (بخاری)

(۱۰)۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچے اور کمزور طبیعت مت بنو۔ یعنی یہ نہ کہو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ اور اگر وہ ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو ایسے بنا لو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں تو تم بھی ان کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اگر وہ تمہارے ساتھ کوئی برائی کریں تو تم ان پر ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

[illegible]

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

-"اخبار الفضل"-

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

وہ نورِ اولیں آیا، وہ نورِ آخریں آیا — مبارک ہو جہاں والو وہ تاجِ مرسلیں آیا
نبی کامل، بشر کامل، کمالِ شفقت و احساں — خدا کے نور میں ڈوبا ہوا ماہِ مبیں آیا
نبی امّی لقب لیکن معلّم ساری قوموں کا — یہ اِک خُلقِ مجسّم حاملِ دینِ متیں آیا
مقدّس، ارفع و اعلیٰ، نہیں جس کی نظیر ایسا — وہ قرآنِ مبیں لے کر شہِ دنیا و دیں آیا
خدا اک نورِ مطلق ہے محمدؐ مظہرِ مطلق — نہ اس جیسا حسیں کوئی نہ اس جیسا حسیں آیا
علمبردارِ توحید و رسالت، ہادیٔ اعظم — کمالاتِ محاسن کا وہ عکسِ کاملیں آیا
وہ منبع نور و برکت کا وہ گلدستہ نزاکت کا — قمر، خورشید، تاروں، پھول کلیوں سے حسیں آیا
وہ رازِ خلقتِ ہستی جو مظلوموں کا حامی تھا — زبوں رسمِ غلامی پر وہ ضربِ اولیں آیا
مساوات و تمدن کا محبّت کا اخوّت کا — سبق پاکیزہ دینے کو وہ ختم المرسلیں آیا
شتربانوں نے جس کے دم سے پائے تاجِ سلطانی — ہے خاکِ راہ جس کی قیصری وہ شاہِ دیں آیا
وہ نورِ نیّرِ راہِ ہدیٰ اقوامِ عالم کا — براہیمی دعاؤں کا ظہورِ دل نشیں آیا
شریکِ دردِ بیماراں انیسِ حالِ مظلوماں — گنہگاروں کا حامی اک شفیع المذنبیں آیا
شبِ معراج جب پہنچا زمیں سے عرشِ اعلیٰ پر — قدم بوسی کی خاطر دوڑ کر عرشِ بریں آیا
بتوں سے پاک کر ڈالا صداقت کو کیا بالا — مدینے کا مکیں آیا وہ کعبے کا امیں آیا
سراسر فیض کا چشمہ شفیقِ بے مثال آقا — وہ آئینِ وفا ختمِ رسالت کا نگیں آیا

محمد مصطفےٰ پر رحمتیں ہوں فیض بے پایاں
کہ وہ آیا تو دنیا کو خدا پر بھی یقیں آیا

فیض چنگوی کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظہرِ ربّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

"اُسی کے خُلق کو خُلقِ عظیم کہتے ہیں"

وہ جن کو صاحبِ قلبِ سلیم کہتے ہیں
رُخِ رسولؐ کو باغِ نعیم کہتے ہیں

ہے جس کا اسمِ گرامی محمدؐ و احمدؐ
ہے جس کی ذات رؤف و رحیم کہتے ہیں

اُسی کو حق نے بنایا ہے سرورِ کونین
اُسی کو موردِ فضلِ عظیم کہتے ہیں

اُسی کا دین سلامت روی کا ہے ضامن
اُسی کے دین کو دینِ قویم کہتے ہیں

اُسی کی عقل سے روشن ہیں حکمتوں کے چراغ
اُسی کی عقل کو عقلِ سلیم کہتے ہیں

اُسی کے خُلق سے پھیلی ہیں شفقتوں کی حدود
اُسی کے خُلق کو خُلقِ عظیم کہتے ہیں

اُسی کے عزم نے اُلٹی ہے تنگری کی بساط
اُسی کے عزم کو عزمِ صمیم کہتے ہیں

اُسی کو صاحبِ کوثر اُسی کو شافعِ خلق
اُسی کو مظہرِ ربِّ کریم کہتے ہیں

اُسی کے فیض سے آیا ہے رہبرِ دوراں
اُسی کے فیض کو فیضِ عمیم کہتے ہیں

اُسی کا سانس حقیقت میں ہے دمِ عیسیٰؑ
اُسی کے ہاتھ کو دستِ کلیمؑ کہتے ہیں

اُسی کا روئے مبارک ہے مطلعِ انوار
اُسی کے قلب کو عرشِ عظیم کہتے ہیں

اُسی کا در ہے مبشّر درِ وصالِ خدا
اُسی کی رہ کو رہِ مستقیم کہتے ہیں

خاتم المرسلین زندہ باد

خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، خاتم المرسلینؐ زندہ باد
اے شہنشاہِ آسماں اورنگ اے شہنشاہِ دین زندہ باد

خالق العالمین کے نائب، ناظم العالمین کے مظہر
مرأتِ کائنات میں عکسِ احکم الحاکمین زندہ باد

مظہرِ ذات وکُل صفاتِ اتم، حق تعالیٰ کے نائبِ اعظم
اے رسولوں کے قائدِ اعظم، قائد القائدین زندہ باد

اے امینِ شریعتِ بیضا، ذاتِ اللہ کے یدِ طولےٰ
ایکہ وجہِ شریعتِ کامل، اکمل الکاملین زندہ باد

عشقِ اللہ میں یہ استغراق، غمِ اُمّت میں دیدۂ پُرنم
اے مجسم خدا کے رحم وکرم سیّد العالمین زندہ باد

صدق کا اک مجسمہ ہیں آپؐ اے مجسم صداقتِ اسلام
صادق القول صادق الوعدہ اصدق الصادقین زندہ باد

پڑھ محمدؐ پہ بار بار درود لاتعد یعنی بے شمار درود
پھر یہ کہہ اے خدا کے فضلِ اتم، افضل العالمین زندہ باد

زندگی پا گئی ہے بینائی، ہوگیا زندہ قیس مینائی
نورِ عین الیقین زندہ باد، عین حق الیقین زندہ باد

خاتم الانبیاء زندہ باد

مصطفےٰ آپؐ ہیں مجتبےٰ آپؐ ہیں — سرورِ کائناتِ خدا آپؐ ہیں
غایتِ دو جہاں مہ لقا آپؐ ہیں — ابتدا آپؐ ہیں انتہا آپؐ ہیں
خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد

آپؐ نبیوں میں ہیں ایک زندہ نبی — مُردہ قوموں کو دی آپؐ نے زندگی
لائے قرآں جو تا حشر ہے مکتفی — آپؐ سے ہم کو توحیدِ خالص ملی
خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد

فیضِ ختمِ نبوت ہے بحرِ رواں — اس کی برکت سے قائم یہ کون و مکاں
اس کا شیریں ثمر ہے مسیح الزماں — جس کے دل سے اٹھا نعرۂ عارفاں
خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد

حشر کے روز اے سرورِ کائنات — آپؐ کی ہی شفاعت سے ہوگی نجات
خاکِ پا پر بھی للہ کچھ التفات — آپؐ رحمت ہیں اے ذاتِ اللہ صفات
خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد

آپؐ ساقیٔ کوثر ہیں عالی مقام — اپنے قنبیر کو دیجئے ایک جام
گو ہے عاصی مگر آپؐ کا ہے غلام — اس کا نعرہ ہے اک عاشقانہ کلام
خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک درخشاں پہلو

غزوۂ خندق میں خدائی تائید و نصرت کے نزول پر غیر متزلزل یقین کے ایمان افروز واقعات

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب ایم اے ربوہ

غزوۂ خندق یا احزاب اسلامی تاریخ میں ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ اس جنگ میں دشمنان اسلام کی متحدہ طاقت کا بھرم جاتا رہا۔ کیونکہ کفار مکہ کو یہی زعم تھا کہ عرب قبائل ان کے ساتھ ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے سارے ملک کا مقابلہ کرنا ناممکن ہوگا۔ اس لئے اس حملے میں وہ بہت سے قبائل کو اپنے ساتھ ملا کر مدینہ پر چڑھ آئے تھے۔ اسی لئے اس جنگ کو غزوۂ احزاب بھی کہا جاتا ہے لیکن پھر بھی ناکام و نامراد اپنا سا منہ لیکر بھاگ گئے۔

دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو یہ خوشخبری بھی سنائی

الآن نغزوھم ولا یغزوننا
یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف
نکلیں گے انکو ہمارے خلاف
نکلنے کی جرأت نہ ہوگی۔

یعنی اب مکہ والے مدینہ پر حملہ آور نہیں ہوسکیں گے اور آئندہ جو ان کی شرارت کے نتیجہ میں تصادم ہوگا تو میدان کارزار خود ان کی زمین بنے گی۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے کفار قبائل کی شرمناک ناکامی کے نتیجہ میں مسلمانوں کی بعیدی کا تقاضا بھی حضور پر نور کو یوں دکھایا گیا کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے مشورہ کو قبول فرماتے ہوئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دفاع کے لئے خندق کھودنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک موقعہ پر زیر زمین ایک چٹان نمودار ہوئی اور صحابہؓ اس کو توڑنے میں ناکام رہے تو کدال خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑی اور چٹان پر ماری تو پتھر سے ایک چنگاری نکلی اور حضور نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا مملکت شام کی چابیاں مجھ کو دی گئیں، اور خدا کی قسم شام کے سرخ محلات میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ چٹان میں دراڑ پڑ گئی۔ آپؐ نے دوسری دفعہ کدال چلائی پھر چنگاری نکلی اور آپؐ نے پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ ملک فارس کی چابیاں مجھ کو دی گئیں اور مدائن کے سفید محلات مجھ کو نظر آرہے ہیں اور چٹان اور ٹوٹ گئی۔ آپؐ نے تیسری بار پھر کدال چلائی پھر چنگاری نکلی اور آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئیں اور خدا کی قسم صنعاء کے دروازے مجھ کو دکھائی دے رہے ہیں۔ اب کی بار چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی۔ اور مسلمان خندق کھودنے میں مصروف ہوگئے۔ تاریخ ابن ہشام کے مطابق منافقین مدینہ نے ان وعدوں کو سنکر مسلمانوں پر پھبتیاں اڑائیں کہ گھر سے باہر قدم رکھنے کی طاقت نہیں اور قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے خواب دیکھے جارہے ہیں۔ ایسا ہونا بھی ضروری تھا کیونکہ یہ پھبتیاں گواہ ہو جائیں اس بات کی کہ واقعی اللہ تعالیٰ نیست سے ہست کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ان کے استہزاء کے مقابلہ میں جب اللہ تعالیٰ نے واقعی اپنے رسولؐ کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کو من وعن پورا کر دکھایا تو اس پیشگوئی کی عظمت کس قدر بلند ہوگئی۔

کفار مکہ کے خطرناک عزائم

دشمنان اسلام کی جانب جب ہم دیکھتے ہیں تو یہ حملہ خطرناک عزائم کے ساتھ کیا گیا تھا۔ مکہ والے اپنی پچھلی دو ناکامیوں کی شرم کو دھونے کے لئے نہ صرف خود پوری تیاریوں کے ساتھ آئے تھے بلکہ قبائل عرب میں سے اکثر کو مسلمانوں کے خلاف اکٹھا کر لیا تھا جس کی تعداد دس ہزار سے لے کر چوبیس ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف اتنے بڑے جم غفیر کے لئے دو عوامل کارفرما تھے۔ ایک تو ابوسفیان کی قیادت تھی۔ یہ شخص جنگ بدر میں شریک نہ تھا بلکہ ابوجہل کو واپس آجانے کا پیغام بھی اس نے بھیجا تھا وہ ہمیشہ اس امر کا خواہاں رہا کہ مسلمانوں پر زبردست کامیابی حاصل کرکے اپنی قوم پر ثابت کردے کہ بدر میں ان کی ناکامی کی اصل وجہ اس کے مشورے کے خلاف عمل تھا اور اس وقت وہ خود میدان جنگ میں موجود نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ جنگ اُحد میں بزعم خود اپنی کامیابی وقتی اور عارضی (کہ اس جنگ میں مسلمان شہداء کی تعداد کفار مقتولین سے زیادہ تھی) حقیقی طور پر سب سے منوانا چاہتا تھا کیونکہ جنگ اُحد کے بعد جب لشکر کفار فتح کے شادیانے بجاتا ہوا مکہ میں داخل ہوا تو لوگ حیران تھے کہ یہ کونسی فتح ہے جو دکھائی جا رہی ہے۔ مسلمان مقتولوں کے سر کہاں ہیں مسلمان قیدی کیوں پابجولاں ان کے سامنے پیش نہیں کئے گئے۔ ان کے صحن مسلمانوں کے اموال سے کیوں بھرے نہیں گئے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو جنگ اُحد میں بھی ناکامی کفار مکہ کو ہی ہوئی تھی۔ چند مسلمانوں کو مار کر وہ میدان چھوڑ بیٹھے۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ مسلمان کہاں چھپے ہیں ان پر دوبارہ حملہ کی جرأت نہ ہوئی بھاگتے ہوئے جب ابوسفیان نے اعل ہبل کا نعرہ لگایا تو باوجود عارضی پسپائی کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے للکارا اور مسلمانوں سے اللہ اعلیٰ واجل کا نعرہ لگوایا اور جب ابوسفیان نے لنا عزیٰ ولا عزیٰ لکم تو آپؐ نے [illegible] کو کہا کہ جواب دو اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔ ان جوابی نعروں سے وہ ایسا ہیبت زدہ ہوا کہ اگلے سال بدر کے میدان میں پھر ملنے کا کہہ کر واپس چلا گیا۔ اس کو کون اس کی فتح کہہ سکتا ہے۔ اور پھر جب ایک سال گزر گیا تو ہمارے سید و مولا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے کر بدر کے میدان میں پہنچ گئے پر وہاں نہ ابوسفیان اور نہ مکہ والے موجود تھے۔ اب ہجرت کے چار سال بعد وہ اپنی اس خفت کو بھی مٹانا چاہتا تھا۔

یہود کی آتش انتقام

بنو نضیر کے یہود جو جنگ احد کے بعد غداری کے جرم میں ملک بدر ہوئے تھے اور خیبر میں جاکر آباد ہوگئے تھے۔ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے انہوں نے بھی قریش مکہ کو اس بات پر اکسایا کہ جب محمدؐ اور دین اسلام کا خاتمہ مقصود ہے تو اس میں تمام عرب قبائل کی حمایت حاصل کرنی چاہئیے اس سلسلہ میں انہوں نے اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لاتے ہوئے بنو غطفان کو انگیخت کیا۔ قریش مکہ اور غطفانیوں نے مل کر بنو سلیم اور بنو اسد کو اپنے ساتھ شامل کرلیا گویا اس طرح

الکفر ملۃٌ واحدہ

کی کیفیت پیدا ہوگئی جبکہ ان کفار قبائل میں اس سے پہلے کبھی ایسا اتحاد نہ ہوا تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ سے دنیا کی یہ ریت رہی کہ دین حق کے مقابلہ میں بلکہ اس کو مٹانے کے لئے تمام طاغوتی طاقتیں اپنے اختلافات کو نظر انداز کرکے ایک ہوگئیں حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو آسمانی کتاب کے علمبردار ہونے کے سبب بزعم خود دین کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کرتے تھے اپنی آسمانی تعلیم کو ہی بھلا کر بعض دنیوی اغراض یا قومی فخر و مباہات کے تحت کھلے کھلے شرک والحاد اور ظلم واستبداد کے حامی بن گئے۔ چنانچہ یہود کے اس کردار کے متعلق کہ وہی جنگ خندق یا احزاب کے اصل محرک تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ
الطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۤءِ اَهْدٰى
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا
(سورہ نساء آیت ۵۰)

یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں آسمانی کتاب سے حصہ ملا کہ وہ اب بتوں اور شیطانوں پر ایمان لارہے ہیں اور ان کو جنہوں نے کفر اختیار کیا کہا کہ وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں ہدایت پر قائم ہیں جنہوں نے ہمارے دین کو قبول کیا۔ یہ واقعی بہت عجیب بات ہے کہ آسمانی ہدایت کے حامل ہونے کے سبب اور ان نعمتوں کے شکر میں جو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب پر کیں بجائے ظلم و ستم سے اجتناب کرنے کے یہی لوگ ظالموں کا ساتھ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سنّت

اگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاکؐ اور آپ کے متبعین کو ترقی دے رہا تھا تو تاریخِ ادیان میں یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے لیکن ساتھ ہی اللہ ہی نے اپنے بندوں کو اس کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی دیا ہے تاکہ اگر حق کو قبول کریں تو انعام پائیں نہ کریں تو سزا۔ اور بندوں کو دین کی قبولیت عامہ کی خاطر طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دی۔ اہل دینِ حق کے ماننے والوں کو اس حالت میں کہ خود ان کے خلاف طاقت استعمال کی گئی دفاع میں مقابلہ کی اجازت دی تاکہ انسانی حق میں خلل واقع نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے (جو آسمانی کتاب کے شرف کی وجہ سے اہل کتاب کہلاتے تھے) مسلمانوں سے حسد کرنے پر فرمایا:۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا۔

(سورۃ نساء آیت ۵۵)

یعنی یا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لوگوں کو دیا کیا وہ اس کی بناء پر ان سے حسد کرتے ہیں۔ (اگر یہ بات ہے تو) ہم نے ابراہیم کی اولاد کو بھی کتاب اور حکمت دی تھی اور نیز ہم نے ان کو ایک بڑی حکومت دی تھی۔

معلوم ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ملکِ عظیم عطا کیا تو یہ ایک امتحان تھا کہ وہ نہ کسی قوم کے ساتھ حسد کریں اور نہ ان کے حقوق کی پامالی کے مرتکب ہوں اور اس حق میں سب سے اہم انسانی ضمیر کی آزادی ہے اور اپنے پسند کے دین کا اختیار کرنا اور اس پہ عمل پیرا ہونا۔ چنانچہ مسلمانوں کو جہاں

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا

(سورۃ الحج آیت ۴۰)

یعنی ان لوگوں کو جن سے بلا وجہ جنگ کی گئی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

کے تحت قتال کا حکم ملا تو یہ پابندی بھی اس پر عائد کر دی کہ

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا

(سورۃ الحج آیت ۴۱)

یعنی اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ شرارت سے باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کسی قوم کو طاقت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے تو وہ اس صورت میں کہ ان پر پہلے حملہ کیا گیا ہو۔ ان کو گھروں سے نکالا گیا ہو اور ان کا اپنے دین کو قبول کرنا کسی دنیوی منفعت یا سیاسی اغراض کے لئے نہ ہو بلکہ صرف اللہ کے لئے ہو کیونکہ اگر ایسی اجازت نہ دی جائے تو پھر دنیا سے امن ہی اٹھ جائے۔ کوئی اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق اللہ کی عبادت نہ کر سکے۔ مگر جب مظلوم اور گھروں سے بے گھر کئے گئے مومنوں کو طاقت کے استعمال کی اجازت دی تو ساتھ ہی ان کی فتح کی صورت میں اتنی بڑی ذمہ داری ان پر ڈال دی۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔

(سورۃ الحج آیت ۴۲)

یعنی یہ (مسلمان مہاجر) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے (یعنی حقوق اللہ ادا کریں گے) اور زکوٰتیں دیں گے (یعنی حقوق العباد ادا کریں گے) نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

پس تمکین علی الارض کے بعد جماعت مومنین کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو خواہ وہ کسی گرجے میں ہو یا صومعہ میں ہو یا کسی مسجد یا کسی معبد میں ہو قائم رکھیں حقوق العباد کی خواہ وہ کسی قوم یا کسی فرقے کے افراد ہوں حفاظت کرنے والے ہوں باقی رہا یہ امر کہ کس کا دین غالب ہو تو یہ فیصلہ تو خود اللہ کے ہاتھ میں ہے جس دین کے ماننے والے حقوق اللہ اور حقوق العباد کرنے والے ہوں اور اللہ کے بندوں کی آزادی کی حفاظت کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ انہی کو تمکین فی الارض سے سرفراز کرتا رہا ہے

مخالفین انبیاء کا طرزِ عمل

افسوس کہ ہر زمانہ میں دینِ حق کے ماننے والوں کے خلوص اور حسنِ نیت کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ بعض دنیوی مصلحتوں اور اغراض کے تحت انبیاء کی مخالفتیں کی گئیں اور وہ لوگ جو نبی کی آمد سے قبل ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں ہو کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے امن کے علمبرداروں کے خلاف گٹھ جوڑ کرتے رہے۔ کوئی نبی اپنے مخالفین کے اس مذموم اتحاد سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہا۔ مثال کے طور پر حضرت صالح علیہ السلام کے مخالفین کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ فَاِذَا ھُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ

(سورۃ النحل آیت ۴۶)

یعنی ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو نبی بنا کر بھیجا تھا (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ پس وہ (سنتے ہی) دو گروہ ہو گئے جو آپس میں جھگڑنے لگے۔

اور پھر فرمایا:۔

وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰہِ لَنُبَیِّتَنَّہٗ وَاَھْلَہٗ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ مَا شَھِدْنَا مَھْلِکَ اَھْلِہٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۔

(سورۃ النحل آیات ۴۹، ۵۰)

یعنی اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا تم سب اس پر اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم اس پر اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے۔ پھر جو بھی اس کے خون کا مطالبہ کرنے آئے گا ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت (کے واقعہ) کو نہیں دیکھا اور ہم سچے ہیں۔

عجیب اتفاق ہے کہ یہاں حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف نو سرداروں کے فساد کرنے کا ذکر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی جنگ بدر میں نو سرداران کفار مکہ اکٹھے تھے۔ آٹھ تو وہیں میدانِ جنگ میں کھیت رہے ایک ابولہب بیماری کے سبب شریک جنگ تو نہ ہو سکا البتہ جنگِ بدر کی عبرتناک شکست کی تاب نہ لا کر جلد فوت ہو گیا جنگ احد تو تھی ہی بدر کا تتمہ۔ مگر اب جنگ احزاب میں بھی نو سرداروں کا ذکر آتا ہے جن میں سے تین یہودی اور چھ عرب تھے۔ البتہ جب یہودی عربوں کو اکسا کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو بنو نضیر یہودیوں کا سردار حیی بن اخطب یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے پاس مدینہ میں گیا اور ان کے سردار کعب بن اسد کو بھی باوجود اس کی اس خواہش کے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان پر قائم رہنا چاہتا تھا جنگ کی آگ میں جھونک دیا۔ گویا فساد مچانے والے تو نو ہی سردار تھے۔ ایک کو اپنے ساتھ ملا لیا گیا جبکہ فوجیں آمنے سامنے آ چکی تھیں

تاریخ ابن ہشام کے مطابق ان سرداروں کے نام حسب ذیل تھے۔

۱۔ اسلام بن ابی الحقیق نضری ۔ بنو نضیر
۲۔ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نضری بنو نضیر
۳۔ حیی بن اخطب نضری "
۴۔ ہوذہ بن قیس وائلی بنو وائل
۵۔ ابو عمارہ وائلی "
۶۔ کعب بن اسد بنو قریظہ
۷۔ عیینہ بن حصن بنو غطفان
۸۔ حرث بن عوف بن ابی حارثہ بنو مرہ
۹۔ مسعر بن رخیلہ بنو اشجع

ان نو کے علاوہ ایک دسواں بھی تھا جو تمام عرب کا ہیرو بننے کے خواب دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ مکہ میں قریش کا سردار تھا اور جنگِ خندق میں یہ جو اتحادی فوج بنی اس کا سپہ سالار اعظم مقرر ہوا اس کا نام ابو سفیان بن حرب بن امیہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفار کا اتحاد اور مسلمانوں کی بے مثال جاں نثاری

غرض دشمنانِ اسلام کا یہ لشکرِ عظیم عرب کے قبائلی افتراق اور انشقاق کی موجودگی میں طوفان خیز سمندر سے کم نہ تھا۔ اگرچہ اس کی تاریخوں میں کم سے کم تعداد دس ہزار بتائی گئی ہے لیکن زیادہ سے زیادہ تعداد چوبیس ہزار بھی مبالغہ نہیں دکھائی دیتی۔ یہ عرب اتحاد یا کم از کم کل حجاز کا اتحاد اور یہود گٹھ جوڑ ضرور تھا جس کے مقابلہ میں مسلمان زیادہ سے زیادہ تین ہزار اور کم سے کم سات سو بتائے جاتے ہیں۔ گویا ان کے چوبیس ہزار کے مقابلہ میں تین ہزار مسلمان یا پھر ان کے دس ہزار کے مقابلہ میں سات سو کی تعداد کو ہی ماننا پڑے گا اور اسی نسبت سے یقیناً یہ لشکر کفار مسلمانوں کے قلیل التعداد مجاہدین کے سامنے کفار کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہی تھا کیونکہ یہ فرق اور تناسب بدر میں ہزار کفار کے مقابلہ میں تین سو تیرہ صحابہؓ کے تناسب سے بھی زیادہ تھا۔ یہی وجہ تھی مسلمانوں نے بجائے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کے مدینہ میں رہ کر اپنے دفاع کی تیاریاں کیں اور مدینہ کے اس طرف جہاں سے حملہ آوروں کو کھلی جگہ مل سکتی تھی ایرانی طریق کے مطابق خندق کھود لی۔ مسلمانوں نے خندق کی کھدائی کے مشکل ایام جس بشاشت اور طمانیت قلب سے گزارے یہ صبر و رضا کا فقید المثال اظہار تھا۔ مسلمان میں یہ جوش و خروش اور تسلیم و رضا کا جذبہ کیسے پیدا ہوا؟ نہ زور تھا نہ جبر، نہ خوف تھا نہ ہراس۔ البتہ محبت اور اخوت کا جذبہ نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ یہ اس لئے کہ صحابہ خود دیکھ رہے تھے کہ اوّلین و آخرین کا سردار سرورِ کائنات فخر موجودات، وجہ تخلیق عالم حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود عام مسلمانوں کے ساتھ مل کر کدال بھی چلا رہے تھے اور مٹی بھی اٹھا رہے تھے۔ بھلا ایسی سرکار کے اشاروں پر جان کیسے نچھاور نہ کی جائے؟ ناممکن ہے۔ چنانچہ خندق کھودتے جا رہے ہیں اور ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ہی یہ کہتے جاتے ہیں۔

اللّٰھم ان العیش عیش الآخرہ
فاغفر الانصار والمھاجرہ

یعنی اے ہمارے مولیٰ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس ایسا فضل فرما کہ آخرت میں انصار اور مہاجرین کو تیری بخشش نصیب ہو۔

اور صحابہؓ کس جذبہ کے ساتھ جواب میں یہ شعر پڑھتے ہیں:

نحن الذین بایعوا محمدا
علی الجھاد ما بقینا ابداً

یعنی ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر عہد کیا ہے کہ جب تک جان میں جان ہے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے رہیں گے۔ یعنی جان دینے سے گریز نہیں کریں گے۔

اور یہ جان دینا نہیں تو اور کیا ہے کہ خندق کھودنے میں مصروف ہونے کے سبب سب کاروبار تو ٹھپ ہو گئے۔ نہ زراعت، نہ تجارت ایسے میں جب روزی نہ ہو تو روزہ سے ہی گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ پیٹوں پر پتھر بندھے ہوئے ہیں اور اس میں بھی اسوۂ حسنہ کا کمال دیکھئے کہ اوروں کے پیٹ پر ایک پتھر ہے تو سردار دوجہاں نے دو پتھر باندھے ہوئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

خندق تیار ہوئی۔ دشمنوں کا لشکر بغیر مزاحمت کے بڑھتا چلا آیا حتیٰ کہ مدینہ پر پہنچ گیا۔ وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ پالا مار لیا مگر ان کو کیا پتہ تھا کہ پالا ابھی درپیش تھا اور حق کا پالا زمینوں پر نہیں ہوتا جس کو تو رینگنے والے کیچوے بھی پار کر جاتے ہیں۔ وہ تو کائنات کو محیط کئے ہوتا ہے۔ جہاں جہاں ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا سایہ ہے وہیں وہیں اسلام کے دشمنوں کے لئے ہزار ہا سد سکندری موجود ہیں اور حضور پر نورؐ کا سایہ کہاں نہیں جہاں رب العالمین کی ربوبیت جلوہ فرما ہے وہیں رحمت للعالمینؐ کا سایہ بھی پڑ رہا ہے۔ بہرحال خندق بھی عربوں کے لئے عجیب دفاعی حربہ تھا جس کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رہ گئے۔

ابوسفیان نے حیی بن اخطب کو بنی قریظہ کے پاس جانے کو کہا کہ ان کو اکسائے کہ وہ اندر سے مسلمانوں کے خلاف فساد مچا دیں۔ گویا یہ ایک سفارتی چال تھی کہ معاہد یہود کو مسلمانوں سے توڑ کر اندرونی انتشار پیدا کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کیفیت کو قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا:۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا

(سورۃ الاحزاب آیت ۱۱)

یعنی اس وقت کو یاد کرو جبکہ تمہارے مخالف اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے آ گئے (گویا اندر باہر ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہو گیا) اور جب آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہو گئیں اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آ گئے اور تم اللہ کے متعلق مختلف شکوک میں مبتلا ہو گئے۔

اور منافقین نے تو یہاں تک کہہ دیا

مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا

یعنی اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے ایک جھوٹا وعدہ کیا تھا۔

مگر مومنین اور مخلصین کے متعلق جو یقیناً زیادہ تھے اور وہی اصل مسلمان تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۲۳)

یعنی جب مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہی تو وہ لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اور بڑھا دیا (کمزور نہیں کیا)

بنو قریظہ نے غداری کی جس کی وجہ سے پانچ سو مجاہدین اندرونی حفاظت کے لئے بھیج دیئے گئے اور اب صرف سات سو مجاہدین خندق پر لڑنے کے لئے رہ گئے۔ اسی لئے مؤرخین نے خندق میں شریک مجاہدین کی کل تعداد ہی سات سو بیان کر دی اور یہ کوئی غلط بات نہیں۔ خندق کھودتے وقت وہ تین ہزار ہو سکتے ہیں جس میں بوڑھے عورتیں اور بچے بھی تھے۔ جنگ شروع ہوئی لیکن گھمسان کا رن نہ پڑا کیونکہ خندق بیچ میں حائل تھی۔ ایک بار کچھ کفار گھوڑے دوڑا کر خندق پار بھی کر گئے۔ عمرو بن عبدود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان دست بدست لڑائی ہوئی اور کافر کیفر کردار کو پہنچا۔ ایک اور شخص نوفل بن عبداللہ بھی خندق پار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لئے بڑھا لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہو کر خندق میں گر گیا۔ کفار نے اس کی لاش کو دس ہزار درہم دے کر واپس لینا چاہا لیکن رحمت اللعالمینؐ نے بغیر معاوضہ لاش واپس کر دی۔ مُردہ وہ ایک انسان کا جسم تھا اور بتقاضائے احترام انسانیت کسی جسم سے کیا دشمنی انسانی جسم کا یہ احترام اس محسن انسانیتؐ کا اسوہ ہے جس کے خود اپنے چچا کی لاش کا مثلہ اس جنگ سے پہلی جنگ یعنی احد کے میدان میں انہی کفار نے کیا تھا۔ کیا یہ ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ریڈ کراس اور انگریزوں کی لیڈی وِد دی لیمپ کے لئے ہدایت کی روشنی کا مینار نہیں جو ان سے بھی بارہ سو سال پہلے ظہور فشاں ہوا۔ دوم یہ کہ اسلامی جنگوں میں مسلمانوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت کا طعنہ دینے والے دشمن دیکھیں کہ کس طرح دس ہزار درہم صرف ایک لاش کے عوض لینے سے انکار کیا گیا۔ کیا مال و دولت کی حرص رکھنے والوں کا یہ کردار ہوتا ہے۔ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں!

پانچ سو مجاہدین کے اندرونی محاذ پر چلے جانے سے خندق کی حفاظت میں بڑی مشکل پیش آئی اور ہر وقت بقیہ مجاہدین کو چوکس و ہوشیار رہنا پڑتا۔ حتی کہ جو صحابہؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہرہ کے لئے حاضر ہوتے حضورؐ ان کو خندق کی حفاظت کے لئے بھیج دیتے جہاں کفار رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ ایک دن اس قدر مصروفیت رہی کہ مسلمان اپنی نمازیں وقت پر ادا نہ کر سکے اور ایک وقت میں کئی نمازیں اکٹھی ادا کی گئیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا:۔

ملأ اللہ علیھم بیوتھم
وقبورھم نارا کما شغلونا
عن صلاۃ الوسطیٰ حتی
غابت الشمس۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق

(سلطان احمد پیر کوٹی)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کافۃ للناس مبعوث ہوئے تھے۔ آپؐ کی بعثت محدود الزمان و محدود المکان نہ تھی۔ آپؐ کی رسالت قیامت تک کے لئے تھی اور ہے۔ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم بھی ہر لحاظ سے کامل و مکمل تھی۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے اس میں ہدایت کا سامان تھا۔ اس لئے آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن کریم میں انسان کی تمام روحانی ضروریات موجود ہیں۔ کوئی روحانی اخلاقی اور جسمانی ضرورت انسان کی ایسی نہیں ہے۔ جسے اصولی رنگ میں پورا کرنے کا سامان اس میں موجود نہ ہو معاشرہ کو حسین تر بنانے کے لئے جس قدر زور اسلامی شریعت اور تعلیم میں دیا گیا ہے اس قدر زور اس سے پہلے نازل ہونے والی کسی کتاب اور شریعت میں نہیں دیا گیا۔ اس لئے کہ پہلی کتب اور تعالیم محدود الزمان و المکان تھیں۔ ان کے لانے والے انبیاء کرام صرف اپنی ہی قوم اور پھر محدود زمانہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کا عظیم الشان اعلان فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا کا مصداق قرار دیا وہاں آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم بھی کامل و مکمل تھی اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

یعنی آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا۔

حقوق انسانی کی تعیین اور انکی حفاظت

انسانی معاشرہ تبھی حسین ہو سکتا ہے جب اس میں کسی کی حق تلفی نہ ہو اور حق تلفی سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حقوق کی تعیین کی جائے۔ لیکن قرآن کریم کے علاوہ کسی اور کتاب میں حقوق پر وہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد تفصیلی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف حق کی تعریف کی ہے۔ بلکہ اس کی اقسام اور تفاصیل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور پھر ان کی اہمیت و ادائیگی پر زور دیا ہے۔

آزادی ضمیر، آزادی فکر اور آزادی عقیدہ

حقوق انسانی میں سے سب سے بڑا اور اہم حق آزادی ضمیر، آزادی فکر اور آزادی عقیدہ ہے۔ آج جبکہ انسانی دماغ ترقی کر چکا ہے۔ اس حق پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے منشور میں بھی یہ دفعات شامل کی گئی ہیں کہ

"ہر انسان کو آزادیٔ فکر آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور پبلک میں یا نجی طور پر تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل کر عقیدے کی تبلیغ، عمل، عبادت اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی شامل ہے۔ ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی بھی شامل ہے۔ کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور جس ذریعہ سے چاہے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال رکھے۔ علم اور خیالات کی تلاش کرے انہیں حاصل کرے اور ان کی تبلیغ کرے۔"

دنیا کے عقلمند لوگ تو آج اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے زندگی بھر اس دائمی تعلیم کا اعلان فرمایا اور اس پر کما حقہ عمل کر کے دکھلایا کہ

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (بقرہ ۲۵۷)

یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ۔ (الکہف ۳۰)

سچائی تیرے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا (الدھر)

ہم نے انسان کے مناسب حال رستہ بنا دیا ہے۔ یعنی خواہ وہ شکر کرے یا نافرمان ہو جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ تو یہ کہہ دے

"اے کافرو سنو: میں تمہارے طریق کے مطابق عبادت نہیں کرتا اور نہ تم میرے طریق عبادت کے مطابق عبادت کرتے ہو اور نہ میں ان کی عبادت کرتا ہوں جن کی تم عبادت کرتے چلے آئے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں (اوپر کا اعلان نتیجہ ہے اس کا کہ) تمہارا دین تمہارے لئے ایک طریق مقرر کرتا ہے اور میرا دین میرے لئے دوسرا طریق مقرر کرتا ہے (الکافرون)

آپؐ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ فرمایا:۔

اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر ۲۵)

کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

اور اس طرح ہر قوم کے پیشوا اور پیغمبر کی عزت قائم کر دی۔ اور اپنی امت کے ہر فرد پر دوسری اقوام کے پیغمبروں اور انبیاء کرام کی تعظیم و تکریم لازم کر دی۔ آپ نے لوگوں کے مذہبی احساسات اور جذبات کا اس قدر خیال رکھا کہ فرمایا کہ اگر کوئی انسان اپنے خالق و مالک کو بھول گیا ہو اور اس کے علاوہ دوسرے معبود اپنے لئے اپنا لئے ہوں تو ان معبودان باطلہ کو بھی گالی نہ دو چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (انعام ۱۰۹)

یعنی تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا دعاؤں میں پکارتے ہیں گالیاں نہ دو۔ نہیں تو وہ دشمن ہو کر اللہ کو گالیاں دیں گے۔

آپؐ نے لَا تَقْتُلُوْا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ (طحاوی) کہہ کر لڑائی کے دوران مذہبی آدمیوں کو جو براہ راست جنگ میں شریک نہ ہوں قتل کرنے سے منع فرمایا۔ آپؐ نے مذہبی عمارتوں (گرجاؤں، مندروں اور گوردواروں اور دیگر معابد) کا تحفظ فرمایا۔ قرآن کریم میں جہاں مظلوموں کو ظالم کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ وہاں پر یہ بھی فرمایا ہے کہ

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا (الحج ۴۱)

کہ اگر اللہ ان کفار میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے شرارت سے باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے۔

آپؐ نے صرف اس تعلیم پر ہی زور نہیں دیا۔ بلکہ مذہبی رواداری کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا مثلاً یمن کا ایک عیسائی قبیلہ جو موحد تھا آپؐ سے مذہبی تبادلہ خیال کرنے کے لئے آیا اس میں اس کے بڑے بڑے پادری بھی تھے مسجد نبوی میں گفتگو شروع ہوئی۔ گفتگو لمبی ہو گئی تو ایک پادری نے کہا ہماری نماز کا وقت ہو گیا ہے ہم باہر جا کر نماز ادا کر آئیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری مسجد بھی خدا کے ذکر کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس لئے اپنی نماز اسی میں ادا کر لیں باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ان سب نے مسجد نبوی میں ہی اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کر لی (زرقانی) فتح مکہ کے بعد ان لوگوں کو جو مسلمانوں کے خلاف ہتھیار بند ہو کر لڑے اور انہوں نے مسلمانوں کو اذیت دینے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا تھا آپؐ نے لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء (تم پر آج کوئی الزام نہیں جاؤ تم آزاد ہو) کہہ کر غیر مشروط طور پر معاف فرما دیا۔ یعنی آپؐ نے انکی رہائی کے لئے یہ شرط نہیں لگائی کہ تم اسلام قبول کر لو تو آزاد ہو گے چنانچہ ان میں سے بہتوں نے فوری طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام قبول نہیں کیا تھا بلکہ وہ اپنے سابق عقائد پر قائم رہے۔ رؤسائے عرب میں سے صفوان بن امیہ جدہ بھاگ گئے۔ آپؐ نے عمیر بن وھب کے ذریعہ انہیں واپس مکہ بلایا حنین کے معرکہ تک یہ اسلام نہیں لائے تھے ہاں اس کے بعد وہ ایمان لے آئے۔ حضرت عکرمہؓ کو آپؐ نے اپنے پہلے عقائد پر قائم رہنے کی اجازت دیدی تھی لیکن وہ پہلی ملاقات کے دوران ہی ایمان لے آئے۔

تاریخ کی کتب میں صرف دس اشخاص ایسے بیان ہوئے ہیں جن کی نسبت حکم تھا کہ جہاں ملیں قتل کر دیئے جائیں۔ لیکن ان میں سے صرف چار قتل ہوئے جن میں سے عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ خونی مجرم تھا اور وہ قصاص میں قتل ہوئے باقی سب مسلمانوں کی سفارش پر معاف کر دیئے گئے۔

آپؐ نے کسی شخص کو محض اسلام سے ارتداد اختیار کرنے پر سزا نہیں دی۔ صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ چلا جائے تو مشرکین اُسے واپس نہیں کریں گے۔ کاتب وحی عبداللہ بن ابی سرح کو ارتداد اختیار کرنے کے بعد پہلے اس کے سیاسی جرم کی وجہ سے قتل کی سزا دی گئی۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے پناہ دیدی اور اس کی معافی کی سفارش کی تو آپؐ نے اُسے معاف کر دیا۔ بنو نضیر کو جب مدینہ بدر کیا گیا تو وہ انصار کی اولاد میں سے ان لوگوں کو بھی ساتھ لے گئے جنہوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا۔ انصار نے انہیں روکنا چاہا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا اور بنو نضیر انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصل کو ایک واضح صداقت کے طور پر دُنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ دین کے معاملے میں کسی قسم کا جبر و اکراہ روا نہیں رکھا جا سکتا۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ کوئی عقیدہ رکھے۔ اس پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔ اور اگر کوئی عقیدہ اُسے پسند نہ آئے تو اُسے چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لے۔ اپنی مذہبی عبادات اور رسوم کو آزادانہ بجا لائے اور یہی بات درست بھی ہے۔ کیونکہ عقیدہ کا تعلق دل سے ہے۔ اور دل کے خیالات پر کوئی پابندی لگانا مشکل ہے۔

حفاظتِ جان کی ضمانت

انسانی حقوق میں سے ایک اہم حق یہ ہے کہ ہر شخص کو جان کی حفاظت کی ضمانت دی جائے تا وہ پورے اطمینان اور سکون سے اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول رہے۔

اگر جان کی حفاظت کی ضمانت نہ دی جائے تو دُنیا میں زندگی گزارنا دوبھر ہو جائے۔ ہر شخص کو ہر وقت اپنی جان جانے کا خوف رہے اور جس شخص کو ہر وقت جان جانے کا خوف رہے وہ دُنیا کا کوئی کام دل لگا کر نہیں کر سکتا۔ دینی کاموں کو بجا لانا بھی اس کے لئے مشکل ہوگا۔ اس لئے انسانی جان کی حفاظت کی ضمانت ایک اہم حق ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں حفاظتِ جان کی پوری پوری تعلیم دی ہے۔

آپؐ نے اعلان فرمایا

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۔ (انعام: ۱۵۲)

اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (شریعت یا قانون کی) اجازت کے بغیر قتل نہ کرو۔ اگر کوئی قتل ہو جائے تو قاتل سے قصاص لینے کا حکم دیا اور فرمایا قصاص لینے میں تمہاری زندگی کا سامان ہے یعنی قصاص کے حکم سے ناجائز قتل و خون کم ہو جائے گا اور لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی ارشادِ خداوندی ہے :-

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارہ میں برابر کا بدلہ لینا فرض کیا گیا ہے۔ اگر قاتل آزاد مرد ہو تو اسی آزاد قاتل کو بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ اگر غلام قاتل ہو تو اس غلام قاتل کو بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ اور اگر عورت قاتل ہو تو اس عورت کو بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ جس قاتل کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو مقتول کا وارث بقیہ تاوان کو صرف مناسب طور پر وصول کر سکتا ہے۔ اور قاتل پر عمدگی کے ساتھ بقیہ تاوان اس کو ادا کر دینا مناسب ہے۔ یہ تمہارے ربّ کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ پھر جو شخص اس حکم کے بعد بھی زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ اے عقلمندو! تمہارے لئے بدلہ لینے میں ہی زندگی کا سامان ہے اور یہ حکم اس لئے ہے کہ تا تم بچ جاؤ۔" (بقرہ ۱۷۹/۱۸۰)

اسلام سے قبل لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ظلم کو بند فرما دیا اور فرمایا :-

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ

(التکویر)

یعنی آئندہ لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا جانا موقوف ہو جائے گا اور اُسے جرم شمار کیا جائے گا غربت و افلاس کی وجہ سے اولاد کو قتل کرنے اور اسقاطِ حمل وغیرہ سے منع فرمایا اور کہا:-

لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۔

(انعام: ۱۵۲)

مفلس ہو جانے کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں اس مذموم فعل سے منع فرمایا اور کہا:-

لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ

(النساء: ۳۰)

تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

جان کی حفاظت کا آپؐ کو کس قدر خیال تھا وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ وصال سے کچھ ہی دن قبل حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے عرفات کے میدان میں اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر ایک بہت اہم اعلان فرمایا:-

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ ۔ (بخاری)

سن لو۔ جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ عرب میں کسی خاندان کا کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا تھا تو اس کا انتقام لینا خاندانی فرض ہو جاتا تھا اور اس بنا پر لڑائیوں کا ایک غیر متناہی سلسلہ قائم ہو جاتا تھا اور عرب کی زمین خون سے رنگین رہتی تھی۔ آج یہ قدیم رسم ختم کی جاتی ہے

دماء الجاهلية موضوعة
وان اول دم اضع من
دمائنا دم ابن ربیعة
بن الحارث (بخاری)

جاہلیت کے تمام خون (یعنی انتقام کے خون) باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون (ربیعہ بن الحارث کے بیٹے کا خون باطل کر دیتا ہوں۔ عرب میں جان و مال کی کچھ قیمت نہیں۔ جو جس کو چاہتا ہے قتل کر دیتا ہے اور جس کا مال چاہتا ہے چھین لیتا ہے مگر آج تمام دُنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیا جاتا ہے۔

ان دماءکم واموالکم
علیکم حرام کحرمة
یومکم هذا فی شهرکم
هذا فی بلدکم هذا الی
یوم تلقون ربکم
(بخاری)

تمہارے خون اور تمہارے اموال تا قیامت اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔ آپؐ نے اپنے پیروؤں سے باآواز بلند فرمایا:-

الا لا ترجعوا بعدی
ضلالا یضرب بعضکم
رقاب بعض وستلقون
ربکم فیسئلکم عن اعمالکم

سنو! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ایک دن تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہوگا۔ وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق باز پرس کریگا۔

آپ امن و سلامتی کا پیغام لے کر دُنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ آپؐ کی تعلیم انسان کو ظلم و تعدی سے محفوظ بناتی ہے۔ آپؐ نے زندگی (انسانی جان کی حفاظت کے حق کو تسلیم کیا اور اس کی ادائیگی کی تلقین فرمائی۔ اور ایسی تعلیم اپنے پیچھے چھوڑی جس پر عمل کر کے دُنیا میں ایک پُر امن معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

حفاظتِ مال کی ضمانت

انسانی حقوق میں سے ایک اہم حق اموال کی حفاظت کی ضمانت ہے اگر اموال محفوظ نہ ہوں تو انسانی کاروبار زندگی جاری نہیں رہ سکتا۔ انسان کو ہر وقت یہی دھڑکہ لگا رہتا ہے کہ میری محنت سے کمایا ہوا مال مجھ سے چھین لیا جائے گا، چوری کر لیا جائے گا۔ لیکن اگر اموال کی حفاظت کا انتظام ہو تو انسان اطمینان سے اپنے روز کے کام سرانجام دے سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو اس کا گھر جنت بن سکتا ہے۔

اسلام انسان کو اپنی کمائی میں سے کچھ نہ کچھ پسماندہ کرنے یا جائیداد پیدا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ حلال اور طیب ہو حرام اور ناجائز طریق سے کمایا ہوا نہ ہو۔ ایسے اموال کی حفاظت کا حق اسے دیا گیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے اموال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم میں اموال کی حفاظت کے لئے کئی ذرائع اختیار کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے تو زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ہر مسلمان صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ اس سے تین طرح اموال کی حفاظت ہوتی ہے۔ اوّل تو اس کے نتیجہ میں اموال میں جو دوسروں کا حق ہوتا ہے وہ ادا کر کے اموال کو پاکیزہ اور طیب بنایا جاتا ہے اور وہ ایک طرح سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ دوم زکوٰۃ کے نتیجہ میں اموال صندوقوں میں بند نہیں پڑے رہتے بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں کسی نہ کسی کاروبار پر لگایا جاتا ہے اس طرح اموال نہ صرف محفوظ رہتے ہیں بلکہ ان میں بڑھوتی ہوتی ہے زکوٰۃ کے ذریعہ روپیہ گردش پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور سرمایہ کاری کو فروغ ملتا ہے۔ اموال کے ضیاع کا ایک موجب اسراف ہے یعنی انسان فضول خرچی کے ذریعہ اپنے والدین کے پیدا کئے ہوئے اموال یا اپنی بچائی ہوئی رقوم کو ضائع کر دیتا ہے قرآن کریم کی یہ ہدایت ہے لَا تُسْرِفُوْا تم اسراف اور فضول خرچی سے کام نہ لو۔

چور اموال چرا کر لے جاتے ہیں اور اس طرح انسان اپنے خون پسینہ کی کمائی سے محروم ہو جاتا ہے اسلام نے عادی چور کے ہاتھ کاٹنے کی عبرت ناک سزا رکھی تا دوسرے لوگ اس مذموم فعل سے اجتناب کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ
فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءً
بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ
(مائدہ: ۳۹)

چور کے، مرد کے بھی اور عورت کے بھی، ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے مذموم فعل کی سزا ہے۔ اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کے مجرم سے متعلق سفارش رد کرتے ہوئے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں۔

روزانہ کے کاروبار زندگی میں ایسے مرحلے بھی آجاتے ہیں کہ انسان غربت و افلاس کا شکار ہو جاتا ہے وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اگر قرض ادا نہ ہو تو صاحب مال کی پونجی ضائع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرض کے متعلق بعض واضح ہدایات دی ہیں مثلاً فرمایا:۔

۱۔ اگر تم کوئی چیز یا روپیہ ادھار لو یا دو جس کی واپسی یا ادائیگی کی مدت معین ہو تو اس کو لکھ لو۔
۲۔ ایسی دستاویز پر دو معتبر مردوں (اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں) کو گواہ بنا لو۔
۳۔ تحریر لینا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو کوئی چیز رہن با قبضہ رکھ دو تا قرض محفوظ ہو جائے۔

بسا اوقات قرض حسنہ نہیں ملتا تو انسان سودی روپیہ لینے پر مجبور ہوتا ہے اور اس طرح سے وہ ایک ایسے چکر میں پھنس جاتا ہے کہ جو کچھ کماتا ہے سود خوار کی نذر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"اے مومنو تم اپنے مال کو دوگنا چوگنا کرنے کے لئے سود مت کھاؤ۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا تم فلاح پاؤ۔" (آل عمران: ۱۳۱)

"اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اگر تم واقعی مومن ہو تو جو سود تم نے لوگوں سے ابھی لینا ہے اس کو چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں تو سن لو کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں۔ ہاں اگر تم سود خوری سے باز آجاؤ تو اصل زر تمہارا حق ہے۔ نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔ (البقرہ ۲۷۹/۲۸۰)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے (مسلم) اور خطبہ حجۃ الوداع میں اپنی امت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا

ربا الجاھلیۃ موضوع
و اوّل ربا اضع ربانا
ربا عباس بن عبدالمطلب
(مسلم)

جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

انسان بعض اوقات کسی دوسرے شخص پر اعتماد کرتے ہوئے اس کے پاس روپیہ امانت رکھتا ہے مگر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس شخص کو امین بنایا گیا ہے وہ روپیہ واپس کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس طرح اموال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ارشاد قرآنی ہے کہ

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا
فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ
اَمَانَتَہٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ
رَبَّہٗ (البقرہ)

اگر تم میں سے بعض بعض کے پاس روپیہ امانت رکھیں تو امین کا فرض ہے کہ بوقت مطالبہ امانت رکھنے والے کی امانت واپس کر دے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مخاطب کرتے ہوئے خطبہ حجۃ الوداع میں یہ اعلان فرمایا

اِنَّ ..... اَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ
حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ
ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا
فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اِلٰی
یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ (بخاری)

تمہارے اموال تاقیامت اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم پاکر جو ہدایات اور احکام دیئے ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو اموال کی حفاظت ہو جاتی ہے اور اموال کی حفاظت کی ضمانت سے متعلق جو انسانی حق ہے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

عزت کی حفاظت

عزت کی حفاظت کی ضمانت بھی ایک ضروری انسانی حق ہے جس کے بغیر دنیا میں زندگی بسر کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر شخص کا واجب احترام ایک حسین اور پاکیزہ معاشرہ کے لئے لازمی اور لابدی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس حق کو تسلیم کیا ہے۔ بلکہ زندگی بھر اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور ایسی تعلیم اپنے پیچھے چھوڑی ہے جس پر چل کر انسان نہ صرف خود اس حق کو حاصل کر سکتا ہے بلکہ دوسرے کو یہ حق دینے کا پابند ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ
(بنی اسرائیل)

ہم نے بنو آدم کو شرف اور عزت بخشی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص کا واجب احترام کیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب انسان انسان ہونے کے ناطہ سے برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ کسی خاص طبقہ قوم اور خاندان سے ہونا برتری کی دلیل نہیں۔ قبیلوں اور گروہوں میں تقسیم تو صرف پہچان کے لئے ہے۔ ہاں جتنا زیادہ کوئی متقی ہوگا اتنا ہی وہ معزز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ
مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ
شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ (حجرات)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو مختلف گروہوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا ہے تا تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے قریب یہ اعلان فرمایا:۔

لیس للعربی فضل علی
العجمی ولا للعجمی فضل
علی العربی کلکم ابناء
آدم و آدم من تراب۔
(عقد الفرید)

کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے تم سب کے سب آدمؑ کے بیٹے ہو اور آدمؑ مٹی سے ہے۔

آپؐ نے اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی کو حقیر جانے۔ کسی دوسرے پر طعن کرے۔ کسی کو برے ناموں سے یاد کرے دوسروں کے عیوب تلاش کرے دوسروں پر بدظنی کرے چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اے مومنو۔ کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے۔ ممکن ہے وہ اس سے اچھی ہو اور نہ کسی قوم کی عورتیں دوسری اقوام کی عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کریں ممکن ہے کہ وہ دوسری قسم یا حالات والی عورتیں ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا ہے اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت توبہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔
(الحجرات)

عورتوں پر تہمتیں لگانے سے منع فرمایا اور تہمت لگانے والوں کے لئے سخت سزا مقرر کی تا دوسروں کو عبرت حاصل ہو چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ
شُھَدَآءَ فَاجْلِدُوْھُمْ
ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً وَّلَا تَقْبَلُوْا
لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا۔
(النور)

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں پھر چار گواہ مہیا نہیں کرتے تو اس کی سزا یہ ہے کہ ان کو اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔

زنا ایسی برائی ہے جو انسانی عزت کو برباد کر دیتی ہے منع فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا

(بنی اسرائیل)

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یقیناً وہ ایک کھلی بے حیائی اور بہت برا راستہ ہے۔

اور اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کے لئے ایک بہت سخت سزا مقرر کی۔ فرمایا:۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(النور)

زانی عورت اور زانی مرد اگر ان پر الزام ثابت ہو جائے تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس حکم کے بجا لانے میں ان دونوں قسم کے مجرموں کے متعلق تمہیں رحم نہ آئے اور چاہیئے کہ ان دونوں کی سزا کو مومنوں کی ایک جماعت مشاہدہ کرے۔

ایک اتنی بڑی سزا کو مشاہدہ کرنے کے بعد بھلا کوئی اس برائی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اور کیا ایسا کرنے کے بعد کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کی عزت کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں جہاں نفوس اور اموال کی حفاظت کا اعلان فرمایا ہے وہاں انسانی عزت کے قیام کا اعلان بھی فرمایا ہے۔

مُردوں کے حقوق کی حفاظت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف زندہ انسانوں کے احترام کے حق کو ہی تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ مُردوں کے حق کو بھی تسلیم کیا ہے عرب میں یہ رسم چلی آ رہی تھی کہ لڑائی کے دوران وہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے بعد لاشوں کی بے حرمتی کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے ناک اور کان وغیرہ کاٹ دیتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو انسانی احترام کے خلاف قرار دیا اور اپنی امت کو یہ ہدایت فرمائی کہ دیکھو تم یہ کام نہ کرنا۔ لَا تُمَثِّلُوْا (ترمذی ابواب السیر) دشمن تمہارے مقابلہ پر آجائے تو تم اپنا دفاع ضرور کرو۔ لیکن اگر تمہارا دشمن مر جاتا ہے تو تمہاری دشمنی بھی ختم ہو جاتی ہے تم میت کا مثلہ نہ کرو اور اس کی شکل کو نہ بگاڑو۔

العرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسانی کی جس طرح حفاظت کی ہے اور کسی مذہب میں نہیں کی گئی۔ آپ نے زندوں کے حقوق کو بھی تسلیم کیا ہے اور مُردوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ آپ اس سلسلہ میں بڑی تفصیل میں گئے ہیں آپ نے بتایا ہے کہ حاکم کے کیا حقوق ہیں۔ رعایا کے کیا حقوق ہیں۔ والدین کے کیا حقوق ہیں اولاد کے کیا حقوق ہیں۔ خاوند کے کیا حقوق ہیں۔ بیوی کے کیا حقوق ہیں۔ بھائی کو بھائی پر کیا حق حاصل ہے۔ دوست کا دوست پر کیا حق ہے۔ ہمسایہ کا کیا حق ہے۔ دشمنوں کا کیا حق ہے۔ ایسی تفصیلی اور مکمل تعلیم کے ہوتے ہوئے انسانی حقوق کا ضیاع ناممکن ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس تعلیم پر عمل کیا جائے۔

(بقیہ اداریہ صـ۲)

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہونگے ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۵۳ و ۵۴)

بات یہی ہے کہ آخرت کی جواب دہی پر پختہ ایمان اور ذکر الٰہی کی کثرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی دو لازمی شرائط ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارک پر عمل کی توفیق انہی کو ملے گی جو ان دو شرائط پر پورا اترنے والے ہیں جو ان شرائط پر پورا نہ اتریں انہیں یہ توفیق نہیں مل سکتی۔

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں
۳۸۔ تبت سنٹر بندر روڈ۔ کراچی
فون ۷۲۶۰۹

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج
کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸
گھر فون:۔ ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

فون ملز
۲۷۹۴۶
فون آفس
۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر ——— ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین۔ جاذبِ نظر، دیدہ زیب ہر گھر کی زینت
آفس:۔ منڈی گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کا ایک ایمان افروز پہلو

"ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال"

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ

حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں حضور کے درباری شاعر حضرت حسان بن ثابت اور حضرت عبداللہ رضی سے رواحہ سے لے کر اب تک بہت سے ایسے اولیاء و اصفیاء منظر عام پر نمودار ہوئے جو شعر و سخن کے بھی روشن ستارے تھے۔ جنہوں نے نعتِ رسولؐ اور منقبتِ رسولؐ کے سرمدی نغموں سے مُردہ دلوں میں زندگی کی برقی لہر دوڑا دی، ظلمت کدوں کو نورِ حرم میں بدل ڈالا اور کروڑوں دلوں میں عشقِ رسولؐ کی شمعیں جلا دیں۔ ان میں سے کئی عشاقِ نبوی بغداد، نیشاپور، جام، چشت، روم، بوصیر، شیراز، حیدرآباد دکن، دہلی، بریلی اور دیوبند کی خاک میں آسودہ ہیں رضی اللہ عنہم۔

ان بزرگان دین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بے نظیر شان بیان فرمائی وہ ملّتِ بیضا کا بیش قیمت متاع اور انمول علمی خزانہ ہے جس کا نفیس وجمیل خلاصہ اگر کسی ایک فارسی مصرعہ میں بتلانا مقصود ہو تو اس کا ایک بہترین نمونہ زیب عنوان مصرعہ بھی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک مشہور فارسی نعتؑ ہے جو ۱۸۸۰ء میں دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اوّل صفحہ ۸ تا ۱۶ میں شائع ہوئی اور اپنوں اور بیگانوں سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے اس مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہو گیا۔

قاسم ازل اور خالق حقیقی نے نوعِ بشر اور خصوصاً اپنے برگزیدہ بندگان، فرستادگان اور ماموریں کو بے حساب کمالات ظاہری و باطنی سے نوازا ہے لیکن یہ ایک زندہ صداقت ہے کہ ہمارے آقا ہمارے مولا سید البشر، افضل الرسل، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ نفسی وروحی) چونکہ ربّ العرش کی صفت "الآخر" کے بھی مظہر اتم تھے اسلئے حضور انور عبودیت و محبوبیت کے آخری مقام تک پہنچے۔ اور آپ کے وجود مقدس پر بلاشبہ سارے کمالات پوری آب و تاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ اس حقیقت کو چند مثالوں سے واضح کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

کمال شجاعت

شجاعت کا وصف انسانیت کا اعلیٰ جوہر اور اخلاق کا بنیادی وصف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال شجاعت بھی ختم ہے۔

صحیح بخاری باب غزوۃ الرقاع میں ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی واپسی پر ایک جگہ پڑاؤ کیا اور اپنی تلوار شاخ سے آویزاں کر کے سو گئے۔ غورث بن الحارث آیا تلوار نکال کر آنحضرتؐ کو گستاخانہ الفاظ سے جگایا۔ بولا اب تم کو کون بچا سکتا ہے۔ فرمایا اللہ یہ سنتے ہی وہ چکر کھا کر گر پڑا۔

شفا قاضی عیاض میں ہے کہ رکانہ عرب کا شہ زور پہلوان تھا وہ اپنے پچھاڑے جانے کو اسلام لانے کی شرط ٹھہراتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے تین بار پچھاڑ دیا۔

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ سب سے زیادہ بہادر تھے ایک دفعہ مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن آ گئے۔ لوگ مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے لیکن سب سے پہلے جو آگے بڑھ کر نکلا وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جلدی میں آپؐ نے اس کا بھی انتظار نہیں کیا کہ گھوڑے پر زین کسی جائے گھوڑے کی برہنہ پشت پر سوار ہو کر آپ تمام خطروں کے مقامات میں

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ - ربوہ فون ۵۴۳

مسّے کیور
(WARTS CURE)
سمیت جلدی امراض کی چودہ۱۴ کیورز (CURES)
ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ فی کیور ۱۵/ روپے
تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
کیور ٹو میڈیلسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو رجسٹرڈ پاکستان)
لاہور - کراچی
ہیڈ آفس:- ربوہ فون ۶۰۶

شالوں کی مشہور دکان
"الفردوس شال ہاؤس"
۸۵ - انارکلی - لاہور
اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہول سیل کی ایک نئی شاخ
"الفردوس شال ہاؤس"
۲۴ - اتحاد بازار - اعظم کلاتھ مارکیٹ - لاہور

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹرول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱ - منٹگمری روڈ - لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۶۳۴۱۱ ۳

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر:- ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ - فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر:- ۴۱۰۶۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گشت لگا آئے اور واپس آکر لوگوں کو تسکین دی کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں"۔

(بخاری باب الشجاعۃ فی الحرب)

(بحوالہ رحمۃ للعالمین جلد اوّل صفحہ ۲۶ از قاضی محمد سلیمان منصورپوری۔ و سیرت النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی جلد دوم صفحہ ۲۲۵۔ صفحہ ۲۲۶)۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نام اور اُن کی شجاعت کے بلند کارناموں سے کون ناواقف ہوگا۔ وُہی فرماتے ہیں:۔

"انا کنا اذا حمی الباس و احمرت الحدق اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یکون احد اقرب منا الی العدو منہ"

جب گھمسان کا رن پڑتا اور لڑنے والوں کی آنکھوں میں خون اُتر آتا، اس وقت ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹ لیا کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے آگے دشمن کی جانب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتے تھے"۔

جنگ حنین میں دشمنوں نے پہاڑ کے درّہ میں بیٹھ کر تیروں کا ایسا مینہ برسایا کہ مسلمانوں کی بارہ ہزار فوج کا مُنہ موڑ دیا۔ کسی نے اس واقعہ کے متعلق براءؓ بن عازب سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟

قال نعم لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر ثم قال لقد رأیتہ علی بغلتہ البیضاء و ابوسفیان اخذ بلجامھا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب"

تو براءؓ نے کہا ہاں، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو پھر بھی نہ بھاگے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے سفید خچر پر چڑھے ہوئے ہیں۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی نے لگام پکڑ رکھی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں۔ انا النبی لا کذب میں نبی ہوں اور یہ ہرگز جھوٹ نہیں ہے"۔

(بحوالہ رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۲۳۳ مصنفہ قاضی محمد سلیمان منصورپوری)

باطنی شجاعت کا روح پرور منظر

یہ تو ظاہری شجاعت کے چند واقعات ہیں جہاں تک حضورؐ کی باطنی شجاعت کا تعلق ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر بے زور بے کس اُمّی یتیم تنہا غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حُجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بےکسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔ اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آجانا بغیر تائید الٰہی کبھی ہوا کرتا ہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جب آنحضرتؐ نے پہلے پہل مکّے کے لوگوں میں منادی کی کہ میں نبی ہوں۔ اُس وقت اُن کے ہمراہ کون تھا اور کس بادشاہ کا خزانہ ان کے قبضہ میں آگیا تھا کہ جس پر اعتماد کر کے ساری دُنیا سے مقابلہ کرنے کی ٹھہر گئی یا کونسی فوج اکٹھی کر لی تھی کہ جس پر بھروسہ کر کے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہو گیا تھا۔ ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ اس وقت آنحضرتؐ زمین پر اکیلے اور بےکس اور بےسامان تھے۔ صرف ان کے ساتھ خدا تھا جس نے ان کو ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا تھا"۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۶، صفحہ ۱۲۷)

اسی سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

"جناب مقدس نبویؐ کے جب بادشاہوں

آپ کا اپنا ادارہ
کوسموس ڈرائی کلینرز
جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیے!
اپنے احباب کیلئے ۲۵ نز کی سپیشل رعایت
میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز
فون نمبر ۳۰۸۷۲
چوک حسین آگاہی۔ نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے
نور احمد علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون ۳۱۸۱
کو یاد فرمائیں

اکسیر اُپھارہ
اکسیر سرکنے
تریاق زہر باد
سمیت ۲۳ اکسیرات حیوانات دستیاب ہیں۔ فی پیکٹ ۲/۰ روپے۔ درجن ۱۸/۰ روپے۔ فی گرس ۲۰۱/۶۰ بونس علاوہ۔
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۱ ۶۰۷

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد اعتماد ادارہ
الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
EL-KEMISTS
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن۔ پی آئی ڈی سی۔ ڈی۔ ای اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نام فرمان جاری ہوئے تو قیصر روم نے آہ کھینچ کر کہا کہ میں تو عیسائیوں کے پنجہ میں مبتلا ہوں۔ کاش اگر مجھے اس جگہ سے نکلنے کی گنجائش ہوتی۔ تو میں فخر سمجھتا کہ خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور غلاموں کی طرح جناب مقدس کے پاؤں دھویا کروں۔ مگر ایک خبیث اور بیدول بادشاہ کسریٰ ایران کے فرمانروا نے غصہ میں آکر آپؐ کے پکڑنے کے لئے سپاہی بھیج دیئے وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا کہ ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپؐ نے اس بیہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا تم اسلام قبول کرو۔ اُس وقت آپ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے۔ مگر ربانی رُعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کی نسبت جناب عالی کا کیا جواب ہے کہ ہم جواب ہی سے جائیں۔ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کل تمہیں جواب ملے گا۔ صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجنابؐ نے فرمایا کہ وہ جسے تم خداوند خداوند کہتے ہو۔ وہ خداوند نہیں ہے۔ خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا میرے سچے خداوند نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اُس پر مسلط کر دیا۔ سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا اور یہی جواب ہے۔ یہ بڑا معجزہ تھا۔ اس کو دیکھ کر اُس ملک کے ہزارہا لوگ ایمان لائے کیونکہ اُسی رات درحقیقت خسرو پرویز یعنی کسریٰ مارا گیا تھا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بیان انجیلوں کی بے سروپا اور بے اصل باتوں کی طرح نہیں بلکہ احادیث صحیحہ اور تاریخی ثبوت اور مخالفوں کے اقرار سے ثابت ہے۔"

(نور القرآن نمبر ۲ ص ۱۰۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور "احقر الغلمان" حضرت مسیح موعودؑ نے باطنی شجاعت کے اس شاندار پہلو کو اپنے فارسی اشعار میں بھی اجاگر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

پہلوانِ حضرت ربّ جلیل
بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے
تیر او تیزی بہر میداں نمود
تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے
کرد ثابت بر جہاں عجزِ بتاں
وا نمودہ زورِ آں یک قادرے
تا نماند بے خبر از زورِ حق
بت ستائے بت پرستے بت گرے

(براہین احمدیہ حصہ اول دیباچہ ص ۹)

وہ خدا کا پہلوان ہے اپنی کمر پر شوکت اور رعب کی تلوار باندھے ہوئے ہے۔ لڑائی کے ہر میدان میں اس کے تیر نے اپنی تیزی دکھائی ہے اور اس کی تلوار نے ہر ایک مقام پر اپنی کاٹ کا جوہر دکھایا۔ تمام دنیا کے لوگوں پر اُس نے بتوں کا عاجز ہونا ثابت کر دکھایا اور خداوند مقتدر کا زور اس نے کھول کر دکھا دیا ہے تاکہ کوئی بتوں کی تعریف اور پرستش کرنے والا اور بت بنانے والا خدا تعالیٰ کی طاقت سے بے خبر نہ رہے۔

(باقی)

پہلوانِ حضرت ربّ جلیل
بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے
تیر او تیزی بہر میداں نمود
تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے
کرد ثابت بر جہاں عجزِ بتاں
وا نمودہ زورِ آں یک قادرے

(مسیح موعودؑ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
پر
تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

شاہی طبیب
حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد
حضرت حکیم نظام جانؒ
کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ اور بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
اب
حکیم عبد الحمید رجسٹرڈ درجہ اول
کے زیرِ نگرانی کام کرتا ہے
گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴ ۵ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

سیرۃ طیبہ کا ایک درخشاں پہلو (بقیہ صفحہ ۳)

یعنی انسانوں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے کہ انہوں نے ہماری دن کی نمازیں ضائع کردیں۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

جنگ احد میں آپ کا تمام چہرہ مبارک خون آلود ہوگیا تو صحابہ نے عرض کی کہ ان شقی القلب لوگوں کے لئے بد دعا کریں۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

انی لم ابعث لعانا ولکن
بعثت داعیا و رحمۃ اللھم
اھد قومی انھم لا یعلمون

یعنی میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا مجھے تو اللہ نے اپنی طرف بلانے کے لئے اور رحمت کے لئے بھیجا ہے۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کی توفیق دے وہ نہیں جانتے

ایک الٰہی منصوبہ اور معجزانہ نصرت

قریظہ کی غداری کے سبب مسلمانوں کی خندق پر نفری کم کر دینے کی مجبوری پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ ہم بھی کفار میں پھوٹ ڈلوا دیں اور کچھ قبائل کو باقی لشکر سے توڑ لیں۔ آپ نے حضرت سعد بن معاذ رئیس اوس اور حضرت سعد بن عبادہ رئیس خزرج سے مشورہ کیا کیونکہ حضور کو انصار کی تکلیف کا زیادہ احساس تھا اور تجویز کی کہ ایک سال کی کھجوروں کی آمد کا ایک تہائی غطفانیوں کو اس شرط پر دے دیا جائے کہ وہ محاصرہ سے الگ ہو جائیں۔ کیونکہ غطفان کے زیر اثر بعض اور قبائل بھی تھے جو ان کے ساتھ واپس ہو سکتے تھے اور ایسا اقدام بنو قریظہ کو نقض عہد پر مجبور کر دینے کی دشمنوں کی کارروائی کا اچھا جواب بھی ہوتا۔

حضرت سعد بن رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا یہ حکم الٰہی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ نہیں یہ میرا اپنا خیال ہے۔ انہوں نے عرض کیا جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی کو کچھ نہیں دیا تو اسلام کی حالت میں کیوں دیں۔"

اب یہاں ایک عجیب الٰہی منصوبہ کارفرما ہوا۔ سورہ النجم کی آیات

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۔ اِنْ
ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۔

یعنی وہ اپنے خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہ تو خدا کی طرف سے نازل ہونے والی وحی ہے۔

کے مطابق اگر قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وحی جلی ہے تو حضور پُر نور کی خواہش بھی وحی خفی کی طرح اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہوتی تھی اور ایسے ہی مقامات پر ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری معجزات ظہور پذیر ہوتے تھے۔ چنانچہ ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ کسی طرح کفار میں پھوٹ پڑ جائے اور ادھر اللہ تعالیٰ کی مشیت بھی ظہور پذیر ہوئی جیسے حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ؎

گفتہ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ہوا یوں کہ ایک غطفانی نعیم بن مسعود گو کفار کے لشکر میں تھے دل سے مسلمان ہو گئے تھے بنو قریظہ کے پاس گئے اور کہا کہ تم تو مسلمانوں کے ساتھ مدینہ میں رہتے ہو۔ یہ حملے تو ہوتے ہی رہتے ہیں اگر مسلمانوں نے محاصرہ کا مقابلہ جاری رکھا تو عرب اتحادی بھی تنگ آکر واپس چلے جائیں گے۔ ایسی صورت میں سب سے زیادہ نقصان تو تمہارا ہوگا۔ پس تم ان لوگوں (یعنی کفار عرب) سے کچھ لوگ بطور یرغمال مانگ لو اور ان کو نہ چھوڑو جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ قریظہ اس بات کو مان گئے۔ اب نعیم بن مسعود اپنے لشکر میں گئے اور قریش اور غطفان سے کہا کہ قریظہ کا کیا بھروسہ کیونکہ مجھ کو پتہ چلا ہے کہ وہ کچھ قریش اور غطفان کو یرغمال بنانا چاہتے ہیں۔ قریش اور غطفان نے آزمانے کے لئے قریظہ کو پیغام بھیجا کہ کل مسلمانوں پر سخت حملہ کیا جانے والا ہے تم بھی اندر سے تیار ہو جاؤ قریظہ نے فوراً کہا کہ کل ہمارا سبت ہے اس لئے کل تو نہیں البتہ پھر کسی دن بشرطیکہ تم کچھ لوگ بطور یرغمال ہمارے حوالہ کرو۔ اب قریش و غطفان کو یقین ہو گیا کہ قریظہ قابل اعتماد نہیں اور انہوں نے یرغمال دینے سے انکار کیا۔ قریظہ بھی قریش اور غطفان سے بد دل ہو گئے۔ اب ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ہر رات کو سخت آندھی اور بارش کا طوفان آیا ان کے خیمے اڑ گئے طنابیں ٹوٹ گئیں۔ چولہوں کی آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ ہنڈیاں الٹ گئیں۔ عربوں میں آگ کا بجھ جانا بدشگونی ہوتا ہے۔ غرض صبح ہونے سے پہلے ہی غطفانیوں نے اپنے خیمے اکھیڑ کر میدان خالی کر دیا۔ ان کو بھاگتے دیکھ کر ابوسفیان بھی سراسیمہ ہو گیا اور قریش کو بھی کوچ کا حکم دے دیا۔ اور یہ بدحواسی میں اپنے اونٹ پر جا بیٹھا اور لگا اس کو ہنکانے جبکہ وہ ابھی کھونٹے سے بندھا تھا۔ لوگ ہنسے اور کہا اونٹ تو کھول لو۔ دشمنوں کا اتحاد ٹوٹ گیا اور اس کا جو ہیرو بننے کے خواب دیکھتا تھا بھرے لشکر میں اپنی بزدلانہ حرکت کے سبب اس کا تمسخر اڑایا گیا۔ جبکہ اللہ کا رسول غالب و بامراد ہوا۔

اللّٰھم صل علی محمد

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

یونانی طریق علاج

کو

پسند کرنے والے احباب کی خدمت میں ہم مندرجہ ذیل ادویات پیش کر سکتے ہیں:۔

تریاقِ معدہ	فی شیشی پانچ روپے
تریاق نزلہ	فی شیشی پانچ روپے
حبوب عنبری	خوراک ایک ماہ کی ۱۵۰/- روپے
حبِ شفاء	فی شیشی پانچ روپے

"ربوہ میں ہمارے سٹاکسٹ پبلک جنرل سٹور کمیٹی مارکیٹ بالمقابل ایوانِ محمود سے کمپنی کے مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہیں۔

ملنے کا پتہ

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسلام مبارک عبدالسلام مبارک

انوار برادرس جنرل اسٹور

مین بازار، ڈرگ کالونی ۱/ے، کراچی ۲۵

جنرل اسٹور کا تمام سامان
نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے

- ہمدردِ نسواں (جوبِ اٹھرا) قیمت مکمل کورس -/۲۸ روپے
- دوائی فضلِ الٰہی قیمت مکمل کورس -/۳۵ روپے

مینجر دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

ہماری مصنوعات

- ڈیزل آئیل انجن
- سٹین لیس سٹیل کے برتن
- بجلی کی موٹریں

حاجی مرزا نصیر احمد
البدر انڈسٹریز نسبت روڈ ڈسکہ

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کیلئے

"الحمرا اسٹیٹس" ۶۹۹-اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائٹرز:- خادم حسین وڑائچ - طاہر احمد وڑائچ

آنکھوں کی کیورز (CURES)

CATARACT CURE
EYES CURE
EYES INJURIES CURE
EYESIGHT CURE
FOGGY EYESIGHT CURE
GLAUCOMA CURE
PTERYGIUM CURE
STYES CURE

پندرہ -/۱۵ روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ ایک سو گیارہ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائطِ کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور - کراچی - ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اچھی صحت رازہے زندگی کا!

تریاق سلیمانی ۲/۵۰، -/۵، -/۶، ۵۰/۱۳		شانتی کیپسول ۶۰ کیپسول	-/۳۰
سُرمہ حمید خورد -/۲، کلاں شیشی -/۴		منسوپین کیپسول	۱۲/۵۰
حبّ اکسیر البدن جواہر والی	-/۱۵	مینو بے بی ٹانک	-/۵
حبّ اکسیر اٹھرا مکمل کورس	-/۳۰	گولڈن بے بی ٹانک	-/۵
حبّ نورِ چشم و فضل کیپسول مکمل کورس	-/۳۵	سفوف مقوی دماغ	-/۲۰

المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

آپ کی طبّی ضروریات کا مرکز

دواخانہ **ہاضموں** رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

اچھی سوسائٹی

کراچی میں خوبصورت و جدید طرز کا

بنگلہ حاصل کریں

نارتھ ناظم آباد۔ میٹروول۔ بفروزان۔ نارتھ کراچی۔ گلشنِ اقبال وغیرہ میں درج ذیل (CATAGORIES) کیٹیگریز میں

L	R	A	B	C	D
۸۰ گز	۱۲۰ گز	۲۴۰ گز	۴۰۰ گز	۶۰۰ گز	۱۰۰۰ گز

- بنگلے و مکان جدید طرز کے حاصل کریں۔
- بنگلے و مکان پر لون (LOAN) کی سہولت بھی حاصل کریں۔
- اچھا نقشہ اچھے گھر کی ضمانت ہے۔ نقشہ کی خدمات حاصل کریں۔
- رہائشی پلاٹس و کمرشل پلاٹس کی خرید و فروخت کی خدمات بھی حاصل کریں۔

اور قانونی ماہرین جائیداد سے متعلقہ تمام کاغذات کی جانچ پڑتال اور صحت کے بارے میں تصدیق کرنے کے بعد صحیح مشورہ اور رائے حاصل کیجئے۔

- ہمارے مستند ماہرین تعمیر شدہ جائیداد کی خرید و فروخت کے سلسلے میں مکمل معلومات فراہم کرتے ہیں۔
- ملک سے باہر رہنے والے احمدی احباب کے لئے تعمیر جائیداد اور اس کے خرید و فروخت کے سلسلہ میں خصوصی انتظام ہے۔

درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں

عباسی کنسٹرکشن

پروپرائٹر:- سلیم الدین عباسی

R-76/5 فیڈرل بی ایریا عقب مسجد "باب الجنت"
نزد طاہر ولا چورنگی عائشہ منزل
کراچی نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادر موقع سے
ضرور فائدہ اُٹھائیے

اعلیٰ رہائشی سکیم۔ کشادہ گلیاں۔ برلب سڑک۔ زمینی پانی نہایت مفید۔ برف خانہ، فیکٹری ایریا کے پاس۔ چمن عباس اور مذبح خانہ ربوہ سے ملحقہ رقبہ پر پانچ مرلہ، دس مرلہ اور ایک کنال کے رہائشی پلاٹ برائے فروخت۔ خواہشمند حضرات جلد از جلد اپنا پلاٹ بیعانہ دے کر ریزرو کروالیں۔ اس کے بعد فوری رجسٹری اور باموقع قبضہ ہوگا۔

آپ کی خدمت میں
کوشاں ادارہ
فضل عمر پراپرٹی ڈیلر
و
برکس سپلائیرز
نزد ریلوے پھاٹک۔ مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ

پھلوں کی لذت آفرین خوشبوؤں سے بھرپور
شیزان کا
شربتِ ثمر قند

Shezan - for that extra taste of goodness
S/ 4-77
SCAA

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

تین سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنے والا واحد ادارہ
رجسٹرڈ
احمد اسٹیٹس
سکنی، زرعی اراضی، مکانات، پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انصار مارکیٹ ربوہ
فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ

بالمقابل

ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں

سونے چاندی کے زیورات

اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے

اور

خرید و فروخت کے لئے

نیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں

دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و نورتن کو کے خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنان ناصر ولد عبدالسلام صاحب

نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵

جائیداد کی خرید و فروخت

کیلئے

بہترین، با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر

افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور با رعایت

بہتر تشخیص ـــــ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

- رہائشی پلاٹ، مکان
- زرعی اراضی

کی خرید و فروخت کرتے وقت ہمیشہ

اپنے قابلِ اعتماد ادارہ

ایس اسٹیٹس

اقصیٰ روڈ ربوہ

کو یاد رکھیے

فون رہائش ۵۰۷

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

احباب توجہ فرمائیں

۱۔ دو دکانیں گولبازار میں برائے فروخت موجود ہیں رجوع فرماویں۔

۲۔ ایک رائس مل لگانے کے لئے تجربہ کار محنتی اور ایسے شخص کی ضرورت ہے جس نے پہلے کسی رائس مل کے لئے کام کیا ہو۔ کوائف سے مطلع فرماویں۔ نیز مشاہرہ بالمشافہ طے کریں۔

۳۔ ایک کوٹھی واقع محلہ دارالصدر کا نصف حصہ کرایہ پر دینا مقصود ہے ضرورتمند توجہ فرمائیں۔

۴۔ ایک جوس نکالنے والی بجلی کی مشین کی ضرورت ہے۔

بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز

فون دفتر ۵۰۸ — بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ — فون رہائش ۴۰۵

شمیم میڈیسنز

انگریزی ادویات کا مرکز

بالمقابل فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

خصوصی سہولت:۔ رات کو دس بجے کے بعد مکان پر تشریف لائیں۔

ایمبولنس کی سہولت ہے!

منیر احمد ملک بر مکان لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر — فون رہائش ۵۲۶ فون سٹور ۵۲۷

ماہنامہ

خالد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا ترجمان اور نوجوانانِ احمدیت کی تعلیم و تربیت کا خصوصی ذریعہ ماہنامہ خالد ہے تمام نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اس رسالہ کو منگوائیں خود بھی پڑھیں اور دیگر احباب، اور دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ

علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

فون ۶۶۴

سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

آپ کا خادم شیخ عبدالخالق۔ کالج روڈ۔ چوک اقصیٰ۔ ربوہ